

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

پچاس وال اجلاس

بلوچستان صوبائی اسٹبلی

اجلاس منعقدہ 27 مارچ 2018ء بروز مگل برطابن 09 رجب المربج 1439 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاؤت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	تجدد لا و نوؤں۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	10
4	تحریک التوانہ 3 من جانب: جناب رحمت بلوج صاحب، رکن اسٹبلی۔	17
5	استحقاقات بابت قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسٹبلی مجریہ 1974ء کے مختلف قواعد میں تراویہ کا پیش کیا جانا۔	24

الیوان کے عہدیدار

اپیکر-----میڈم راحیلہ حمید خان ڈرانی
 ڈپٹی اپیکر-----میر عبدالقدوس بزنجو

الیوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی-----جناب شمس الدین
 ائیشنس سیکرٹری (قانون سازی)-----جناب عبدالرحمن
 چیف رپورٹر-----جناب مقبول احمد شاہوانی



بلوچستان صوبائی اسمبلی

مورخہ 27 / مارچ 2018ء بروز منگل بہ طابق 09 رجب المرجب 1439 ہجری، بوقت شام 04:45 منٹ پر زیر صدارت محترمہ راحیلہ حمید خان دُرانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہاں کوئیہ میں منعقد ہوا۔

میڈم اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يُوْمَئِدُ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿١﴾ فَمَنْ شَفِّلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٢﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَلِدُونَ ﴿٣﴾ تَلْفُخٌ وُجُوهُهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالْحُوْنَ ﴿٤﴾

﴿پارہ نمبر ۱۸ سورۃ المؤمنون آیات نمبر ۱۰۳ تا ۱۰۷﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - پھر جب پھونک ماریں صور میں تو نہ قراتیں ہیں اُن میں اُس دن اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے۔ سو جسکی بھاری ہوئی توں تو وہی لوگ کام لے نکلے۔ اور جسکی ہلکی نکلی توں سو وہی لوگ ہیں جو ہار بیٹھے اپنی جان دوزخ ہی میں رہا کریں گے۔ جھلس دے گی اُن کے منہ کو آگ اور وہ اُس میں بدشکل ہو رہے ہوئے۔ وَمَا عَلِمْيَنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

میدم اپیکر: جزاک اللہ۔ اسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وفقہ سوالات۔ جناب خلیل الرحمن دمڑ صاحب آپ اپنا سوال نمبر 373 دریافت فرمائیں۔ خلیل دمڑ صاحب تشریف نہیں لائے، اس لیے میں اسے اگلے سیشن کے لیے ڈیفر کرتی ہوں۔ وفقہ سوالات ختم۔ محترمہ حسن بانو صاحبہ! قواعد و انصباط کا رہنمایہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 50 کے تحت اپنا توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق اپنا سوال دریافت فرمائیں۔ حسن بانو صاحبہ آگے اجتنڈے میں آیا ہوا ہے، آپ پڑھ لیں third page پر ہے۔

محترمہ حسن بانو رخشنی: بہت شکریہ میدم! انتظار کرتے کرتے، آج جب کوئی انتظار نہیں تھا تو میرے سوال کا پہپہ موجود تھا۔

میدم اپیکر: جی پڑھیں پلیز۔

محترمہ حسن بانو رخشنی: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے بی۔ اے، بی۔ ایس۔ سی کو ختم کر کے بی۔ ایس آنرز متعارف کروانے کی منظوری دی ہے؟

(ب) کیا ایسی تبدیلی لانے سے غریب اور نادر طلباء و طالبات کا نہ صرف وقت کا ضیاع ہو گا بلکہ پرائیویٹ گرینجویشن، بی۔ اے کرنے کے دروازے بھی ہو جائیں گے۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس سلسلے میں حکومت کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل دی جائے؟

میدم اپیکر: وزیر تعلیم! کیا توجہ دلاؤ نوٹس کی بابت اپنی وضاحت فرمائیں گے۔ طاہر محمود صاحب، وزیر ملکہ تعلیم صاحب۔

جناب طاہر محمود خان (وزیر ملکہ تعلیم): جی بالکل یہ درست ہے کہ BA اور BSc کی classes کو ختم کر رہے ہیں۔ اور BSS کی classes کو شروع کی ہیں۔ اور یہ 2009ء میں جو ایجویشن پالیسی ہے اُس میں یہ کرنا ضروری تھا۔ اور میں سمجھتا ہوں اسکے آگے جا کے جو فائدہ ہیں، وہ سب کے سامنے ہوں گے۔ اور جہاں تک بی۔ اے پرائیویٹ کا تعلق ہے، وہ 2018ء سے دے سکتے ہیں۔ لیکن اُس کے بعد وہ بھی ختم ہو جائیں گے۔ یہ قانونی صورتحال ہے، یہ پالیسی کے تحت ہو رہا ہے ایسے ویسے نہیں۔

میدم اپیکر: جی حسن بانو صاحبہ!

محترمہ حسن بانو رخشنی: میدم اپیکر! آپ کے توسط سے، یہ جو بی۔ اے کو ختم کر دیا گیا ہے، بعض ایسے

ہمارے قبائلی معاشرے ہیں، بعض بچیوں کو اجازت نہیں ہوتی۔ یا بعض کو income کا مسئلہ ہوتا ہے۔ تو وہ regular تعلیم حاصل نہیں کر سکتی ہیں۔ جیسے ہم بلوج، یا پشتوں قبائل میں بچیوں کو کانج اور یونیورسٹی جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ تو وہ اپنا شوق پر ایویٹ طور پر پورا کرتی ہیں۔ صرف اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھ سکتی ہیں۔ اور بعض کے income کے مسائل ہوتے ہیں۔ وہ regular afford نہیں کر سکتے ہیں۔ تو یہ تعلیمی دروازے میرے خیال میں بلکہ حقیقتاً یہ دروازے بند کیے جا رہے ہیں ان بچوں اور بچیوں کے لیے جو مزید آگے پڑھنا چاہتے ہیں۔

میڈم اسپیکر: جی منشرا بیوکیشن۔

وزیر ملکہ تعلیم: میڈم اسپیکر! اس پر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بی اے کو ہم جب ختم کر رہے ہیں۔ اور بی اے کے علاوہ جو دو classes ہم شروع کر رہے ہیں، بی اے اور بی سی کی۔ تو یہیں اگر یہ چاہتی ہیں کہ اگر ایسی کوئی بات ہے، اگر یہ ڈالنا چاہتی ہیں، تو میں کوشش کروں گا کہ جو پر ایویٹ بی اے ہے وہ دوبارہ شروع کیا جائے سکے۔

میڈم اسپیکر: طاہر صاحب! ویسے یہ بہت important point ہے۔

وزیر ملکہ تعلیم: میں بتا رہا ہوں نا کہ یہ ایک پالیسی کے تحت ہو رہا ہے۔ اگر یہ مناسب سمجھتی ہیں تو ہم بی اے کی classes کو دوبارہ شروع کرتے ہیں۔

میڈم اسپیکر: نہیں، انہوں نے جو ابھی recent جو بات کی ہے، already آپ کا جواب بھی آیا ہے، آپ بھی صحیح کہہ رہے ہیں کہ اس پر پالیسی ہے۔ لیکن اس پر پالیسی HEC دیتی ہے۔ اسکے بعد ہم صوبوں کا ہے کہ ہم کس طرح سے کریں۔

وزیر ملکہ تعلیم: یہ HEC نے دیا ہے۔

میڈم اسپیکر: جی میں یہی کہہ رہی ہوں۔ آپ کا جواب، مجھے معلوم ہے آپ نے بڑا اچھا بیان کیا ہے۔ میں صرف عوام کی بات آپ تک پہنچانا چاہتی ہوں۔ کہ یہاں یہ جوانہوں نے لایا ہے، وہ BS تو شروع کیا ہے، لیکن بہت سے صوبوں میں یہ کہیں نہیں ہے کہ یہ لازم ہے کہ آپ BA ختم کر دیں۔ جی۔

وزیر ملکہ تعلیم: میڈم! اسی لیے میں نے کہا ہے کہ اگر آپ ضرورت سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری اسمبلی کی خواہش ہے کہ اگر BA اور BSc کی شروع کی جائیں۔ تو اس پر سوچا جاسکتا ہے۔

وزیر ملکہ تعلیم: زبردست۔ تو یہ آپ نے، یہ اچھی بات ہے۔ کیونکہ ہمارے بہت سے parents کی خواہش ہے کہ اپنی بچیوں کو چارچار، پانچ پانچ سال سے بہتر ہے کہ وہ دو سال میں اپنی تعلیم کامل کریں۔

وزیر ملکہ تعلیم: لیکن آگے جا کر میڈم! اسکا future نہیں رہا۔ BA.BSc کا future نہیں رہا، پوری

میں جواب پڑھ لیں، میڈم! پڑھ لیں۔ تو اُسمیں، میں نے پوری detail سے جواب دے دیا ہے۔ اگر classes کی آپ دوبارہ شروع کرنا چاہتے ہیں، تو اُسمبلی میں ہمارے ساتھی بیٹھے ہیں۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ دوبارہ شروع کی جائیں تو ہم اُسکو دوبارہ شروع کر دیتے ہیں۔

میڈم اسپیکر: جی! اس کو پھر ہم، چیمبر میں تشریف لے آئیے گا۔ اور اس پر ہمارے ممبرز بھی اپنی reservations دے دیں گے۔

محترمہ شاہدہ روف: میڈم اسپیکر۔

میڈم اسپیکر: جی شاہدہ روف صاحبہ!

محترمہ شاہدہ روف: اس میں میری suggestion یہ ہے کہ دیکھیں! اگر ہم نے competition میں جانا ہے تو ہمیں ان کی بات بھی مانی ہے۔ لیکن ہمارا جو ایک concern ہے، وہ یہ ہے جو بچے afford نہیں کر سکتے، due to time, due to money، کا دروازہ نہیں بند کیا جائے۔ آپ اپنی regular classes میں HEC کو بالکل کریں۔ لیکن سائیئنസ میں ان چیزوں کو، بی اے پرائیویٹ اس کو کیا جائے۔

میڈم اسپیکر: نہیں، regular میں بھی بہت سے صوبوں میں ہو رہا ہے۔ جی ہو رہا ہے۔

محترمہ شاہدہ روف: regular میں بھی کرنا چاہتے ہیں۔ میں یہ کہہ رہی ہوں کہ اگر آپ نے competition میں جانا ہے all over Pakistan، باقی صوبوں کے ساتھ۔ تو میں یہ نہیں کہہ رہی کہ آپ HEC کو نہیں مانیں۔ لیکن آپ ان بچوں کے ساتھ ظلم کریں گے۔ جن کے پاس پیسہ نہیں ہے، ٹائم نہیں ہے۔ اب آپ دیکھیں! کہ آپ کتنے بچوں کو roll-enroll کر لیں گے؟ آپ میں اتنی capacity ہے؟ جو بچے اپنے کسی بھی وجہ سے اسکو proper نہیں کر پا رہے ہیں۔ آنکے پاس یہ تو ہوتا ہے کہ آنکے لیے وہ پرائیویٹ ایجوکیشن کے دروازے کھلے ہیں۔ تو جب ہم اسکو completely ختم کر دینگے، تو یہ ایک انصاف ہو گا۔ آپ HEC کی بھی مانیں لیکن آپ amendment 18th کے بعد، آپ دیکھیں! آپ اپنے صوبے کے حالات کو دیکھ کر فیصلہ کریں۔ پیشک اس اُسمبلی کے through کریں۔ ہم co-operation کے لیے تیار ہیں۔ اگر اس پر ہمیں کوئی قانون سازی کرنی پڑتی ہے۔ آپ اسکو بھی follow کریں۔ لیکن جو بچے نہیں کر سکتے ہیں، آنکے لیے یہ دروازہ ضرور کھلا رکھیں شکریہ۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے۔ جی ڈاکٹر شمع احراق صاحبہ!

ڈاکٹر شعیح اسحاق بلوچ: thank you میڈم اسپیکر! کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ کیونکہ ایک بہت importance توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔ BA اور BSc میرے خیال میں ایک ایسا subject ہے کہ جو بالکل ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ 18th amendment کے بعد ایک بیکش completely province کیونکہ، کہ جب صوبوں کے پاس آگئی ہے۔ اب اگر ہم اسکو privately ختم کر دیں گے تو پھر مجھے بھی وہ دوریاں یاد آئیں گی کہ جب سارے بچے BSc اور BA کے لیے گھروں سے نہیں نکل سکتے ہیں۔ اب پرائیویٹ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ بچیاں پھر گھروں میں رہ کر اپنا exams دیں گی۔ اگر آپ BSc Honors رکھ لیں گے تو پھر وہ کیا ایک بیکش کو ترک کر دیں؟ اور economically ہم دیکھتے ہیں اسیں پیسہ بھی BA.BSc میں ان کام لگاتا ہے۔ تعلیم بھی حاصل کر لیتی ہیں۔ پھر کہیں جا کر انکو ایک جگہ honour بھی مل جاتی ہے اور ٹیچر بن جاتے ہیں۔ تو اس subject کو بالکل ختم نہیں ہونا چاہیے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ HEC، اگر یہ انکو پوری authority دے دی ہے۔ اور وہیں سے سارے فیصلے ہور ہے ہیں۔ تو پھر ہم جو یہاں بیٹھ کے فیصلے کر رہے ہیں، تو پھر وہ کیا رددی کی ٹوکری میں چلے جائیں گے؟ شکریہ۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ جی شکریہ۔ کیونکہ توجہ دلاؤ نوٹس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ جی تو منسٹر ایک بیکش! آپ نے بڑا مناسب جواب دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں بیٹھا جاؤں گا بمبرز کے ساتھ۔ **وزیر پنجکنہ تعلیم:** میں ایگری ہوں اور کوشش کروں گا جو بھی possible ہو گا اسے جو فیصلہ کرے گی میں ان کے ساتھ ہوں۔

میڈم اسپیکر: زیارت وال صاحب! آپ اسی پر بات کرنا چاہتے ہیں؟ جی۔ **جناب عبدالرحیم زیارت وال (قائد حزب اختلاف):** جو سوال ہے اس وقت، میں Ex-Education Minister کی حیثیت سے BSc کی جہاں تک بات ہے وہ پرائیویٹ نہیں ہوا کرتا۔

میڈم اسپیکر: وہ سارے بی اے کی بات کر رہے ہیں۔ جی۔

قائد حزب اختلاف: بی اے کی جہاں تک بات ہے۔

میڈم اسپیکر: جی۔

قائد حزب اختلاف: میڈم اسپیکر! HEC کا فیصلہ نہیں ہے، through out پوری دُنیا میں واحد ہم رہ گئے تھے جو ہم نے اب تک بی ایس کو پرائیویٹ نہیں کیا تھا۔ ساری دُنیا میں لوگ بی ایس پر چلے گئے ہیں۔ ساری دُنیا میں FSc جو کالج میں ہوا کرتا تھا وہ ہائیر سینکنڈری پر چلا گئے ہیں۔ تو ہم نے بھی ہائیر سینکنڈری شروع کیا تھا۔ اور ساتھ ہی

ساتھ بی ایس شروع کیا تھا۔ تو اب بی ایس میں جو concerned question ہے اس پر اُس وقت شاید میں نے بھی نہیں سوچا تھا۔ کہ پرائیویٹ بی اے کرنے والا؟ اب بی اے کو کہیں پر بھی consider ہی نہیں کرتے ہیں۔ اب اُسکے لیے کیا کیا جاسکتا ہے؟ کوئی پرائیویٹ BS کر سکتا ہے؟ یعنی ایک تو science میں ہے۔ اور دوسری جس کو ہم آرٹ کہتے تھے۔ اُس حوالے سے منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، اس پر ذرا مزید معاملات لے کے، کیا کیا جاسکتا ہے؟ اُس پر وہ کریں گے۔ لیکن جہاں تک BSc کی بات ہے، وہ regular classes ہیں۔

وزیر تعلیم: زیارت وال صاحب سابقہ ایجوکیشن منسٹر ہے ہیں۔ لیکن میں چارہا ہوں کہ میں اب ایک being a education minister کی BA کی classes ہونی چاہئیں، پرائیویٹ BSc تو پرائیویٹ ہونیں سکتی۔ BA کی classes ہونی چاہئیں۔ اس سلسلہ میں ہم قانون سازی کر سکتے ہیں۔

میڈم اپسیکر: جی ٹھیک ہے۔ زیارت وال صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ یہ بڑا بحث طلب، دیکھیں توجہ دلا و نوٹس پر بحث نہیں ہو سکتی، میں صرف یہ کہہ رہی ہوں۔

قائد حزب اختلاف: بحث نہیں کر رہے ہیں میڈم! ہمارا ایک سوال ہے۔

میڈم اپسیکر: جی۔

قائد حزب اختلاف: ہمارے لیے یہ سوال ہے، ہم سب کے لیے، اسمبلی کے لیے۔ بات یہ ہے کی جہاں تک بات ہے۔ اب جو BS آگیا ہے۔ MSC کرنے کے بعد، ہمارے پاس لڑ کے پاس کر چکے ہیں موجود ہیں۔ لیکن ایس ایس ٹی لگنے کے لیے اُسکو M.Ed اور B.Ed کرنا پڑتا ہے۔ اب جو BS کریں گے، اُسکے پاس نہ ہو، وہ qualified ہے۔ پلک سروس کمیشن کے امتحان کے لیے qualified ہے۔ تو اسیں میڈم! میں صرف اتنی گزارش کرتا ہوں، کہ اس پر سوچیں گے۔ جو regular classes کا جزو میں پڑھائی جاتی ہیں، وہ subject اور صوبے کے حالات کے حوالے سے اگر BA پر کوئی جاتا ہے۔ اگر بی اے ہم پاس بھی کر لیتے ہیں، اگر ہم کہیں پر consider اسکو نہیں کرتے ہیں۔ تو یہ خود سے ایک مسئلہ ہو گا۔ ایم اے کیا ہے لیکن کرنے کے بعد اگر وہ ہمیں consider نہیں کرتے تو اس پر ذرا سوچنا ہو گا، طاہر صاحب بیٹھے ہیں، پوچھنا ہو گا کہ کس طریقے سے اُس وہ کر سکتے ہیں۔ باقی science کی جو classes ہیں، وہ تو regular system ہے۔ اور semester system ہے۔ اور اُسکے تحت وہ ہمیں جانا ہے اور اُس طریقے سے کرنا ہے، شکریہ۔

میڈم اپسیکر: ٹھیک ہے۔ یہ توجہ دلا و نوٹس بڑا important ہے، جو حسن بانو صاحبہ لائی ہیں۔

میر محمد عاصم کر دیگیلو: میدم اپنیکر۔

میڈم اسپلیکر: جی۔

میر محمد عاصم کر دیکیو: بی بی! ہمارے سابقہ اپنیکر جمال شاہ کا کڑ صاحب تشریف رکھتے ہیں، میں اُسکو اسمبلی کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

جی، ہم سب انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ چونکہ یہ بہت important مسئلہ ہے۔ اور یہ بحث طلب بھی ہے۔ اور ہمیں ہمیں facts بھی معلوم ہونی چاہئیں کہ باقی چیزیں کیا ہیں۔ ہمیں بہت سی معلومات درکار ہیں۔ تو ہمیں اس کو ایجوکیشن کمیٹی کے حوالے کرتی ہوں۔ تاکہ اس پر discuss ہو۔ اس میں ممبر بھی ہیں اور ہمارے ایجوکیشن منشی بھی ہیں، سب لوگ ہیں۔ تو اس پر بڑی کھل کے بحث ہو سکتی ہے۔ ہمارے پاس اس میں بیٹھ کے تمام ممبرز جو بھی ہے۔ standing committee is the best forum

مختار مہ شاہدہ رووف: میڈم اپسکر! بڑا اچھا آپ نے اسکے بارے میں کہا، لیکن میں آپکی توجہ تھوڑا سا دلانا جا ہوں گا۔

مینڈم اپسکر: پھر دوبارہ اسی موضوع پر آئے بات کرنا جاہتی ہے؟۔ ابھی رونگ آچکی سے۔ جی۔

محترمہ شاہدہ روف: جی اسی پر نہیں، نہیں، اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا ہے۔ صرف آپ کی توجہ یہ دلانا چاہتی ہوں کہ **kindly** اسٹینڈنگ کمیٹی کی جو حالت ہے، مبہر **attend** ہی نہیں کرتے ہیں، کورم پورا نہیں ہوتا ہے اور **بری** important یعنی سہماڑی رہ جاتی ہے۔ اسکا اگر آپ کوئی حل نکال دس، تو وہ بہت بڑا احسان ہو گا۔

میڈم اسپیکر: یہ بڑی اچھی بات آپ نے کی۔ کیونکہ ممبرز خود اتنے responsible ہونے چاہئیں اور تمام Chairmens و بڑے independently کام کر رہے ہیں۔ اور میں ضرور یہاں روونگ دوں گی۔ یہ بات وہ بہت important لائی ہے۔۔۔ (مدخلت) جی ہاں! am giving the ruling ایہ ایک بڑا ہی، میں کہتی ہوں مجھے pain ہوتی ہے جب ہم کہتے ہیں کہ جی! ہم اسی سلسلی میں کام کرتے ہیں، کرتے ہیں۔ Members are the Best forum is the Standing Committee اور جو

not coming. ہمارے بہت سے جو ہمارا اسٹاف ہے، وہ باقاعدہ انہیں متنیں کر کے انہیں لارے ہوتے ہیں کہ

جی! آپ آئیں اور کورم پورا کریں۔ یہ ایک اپھی صورتحال نہیں ہے، تمام چیزیں independent ہیں۔ وہ

ابنی committees کو، جب انہیں matter دیا جاتا ہے اسیلی سے یا میری طرف سے، تو وہ تمام ممبرز بھی

serious ہیں کہ وہ اُسکو attend کریں۔ اور اُس میں ایک serious انداز میں، responsible legislation میں کردار ادا کریں۔ کیونکہ یہ واحد ذریعہ ہے legislation کا ہمارے پاس۔ تو آئیں ابھی ہم تو انہیں بھی لارہے ہیں کہ اگر کوئی ممبر serious نہیں ہے اور وہ نہیں آنا چاہتا تو اُسکے لیے بھی رولز ہم لارہے ہیں۔ پھر اُس کو کمیٹی سے فارغ بھی کیا جا سکتا ہے۔ تو اسی لیے ہم بڑے اچھے روز بنا رہے ہیں۔ باقی Assemblies میں ہیں لیکن ہمارے پاس نہیں تھے، ابھی ہم اُس کو باقاعدہ rule کی شکل دے رہے ہیں۔ جی حسن بانو صاحبہ۔

محترمہ حسن بانو رختانی: میڈم اسپیکر! اسی مسئلے کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا مسئلہ آپ کے through میں صرف ایک چھوٹا سا ہی ہے، ایجوکیشن منسٹر اُس کو بھی حل کر لیتے۔

میڈم اسپیکر: نہیں، اُس کے بعد میں آپ کو موقع دوں گی پہلا اچنڈا ہو جائے۔ چونکہ وزیر تعلیم کی یقین دہانی پر میں نے اسے اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیا ہے تو محترمہ حسن بانو صاحبہ کا توجہ دلا و نوٹس نمٹا دیا گیا ہے۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درا خوستیں پڑھیں۔

جناب شمس الدین (سیکرٹری اسمبلی): سردار فراز چاکرڈوئی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کوئئے سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سید محمد رضا صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا ہے کہ موصوف کوئئے سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: حاجی عبدالمالک کا گڑھ صاحب نے ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نواب ایاز خان جو گیزئی صاحب نے بذریعہ فون نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے کوئئے سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ معصومہ حیات صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: نوابزادہ میر ظفر اللہ زہری صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا موجودہ سیشن سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

جناب رحمت بلوج صاحب آپ اپنا تحریک التوانہ 3 پیش کریں۔

سردار محمد اسلم بزنجو: پوائنٹ آف آرڈر۔

میڈم اسپیکر: نہیں، یہ تحریک التوانہ ہو جائے پھر اس کے بعد آپ کو موقع دوں گی۔ چلیں سردار صاحب بولیں سردار صاحب ہمارے سینئر ممبر ہیں کیونکہ میں ایجنسی کو complete کرنا چاہتی تھی، لیکن چونکہ رحمت صاحب نہیں ہیں تو میں سردار صاحب کو موقع دیتی ہوں، رحمت صاحب کو پلیز بلا میں ایوان میں وہ آ جائیں۔

سردار محمد اسلم بزنجو: میڈم اسپیکر! میں ایک اہم مسئلے پر ہاؤس کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ ہمارے ڈسٹرکٹ خضدار کا ایک ایریا ہے، اسکا نام ہے ڈاڑرو۔ ڈسٹرکٹ خضدار تحصیل کرخ ہے۔ یہاں ایک ایریا ہے ڈاڑرو، وہاں ایک یونین کوسل ہے کرخ میں، سن چک اُس کا نام ہے۔ یعنی سن چک کا ایک وارڈ ہے۔ یہاں گیس کے بہت بڑے ذخائر ہیں انہوں نے کام کیا ہے اور وہ دریافت ہوئے ہیں۔ 1947ء سے لیکر آج تک ڈسٹرکٹ خضدار کا حصہ رہا ہے تحصیل کرخ میں واقع ہے۔ ابھی جو موجودہ حلقة بندیاں کی ہیں ایکشن کمیشن والوں نے۔ یہ ڈاڑرو کو قمبر ڈسٹرکٹ میں شامل کیا ہے صوبہ سندھ میں۔ جس کی ہم لوگ پر زور نہ ملت کرتے ہیں۔ پورا خضدار سراپا احتجاج ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے بلوجستان کی نقصانہ بہت ہی نقصانہ ہے۔ کیونکہ انکو پتہ ہے کہ وہاں زیادہ مقدار میں

نیچرل گیس ہے۔ اس سے ہمارے بلوجستان کی معاشی حالت بدل جائے گی۔ ابھی اسکو، ابھی اس نقشے میں انہوں نے، یہ ایکشن کمیشن والوں نے یہ کیا ہے کہ اسکو ضلع قمber میں شمار کیا ہے۔ مہربانی کر کے آپ اس پر نوٹس لے لیں۔ کیونکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ میں آپ کو ذرا بتا دوں وہاں ہمارا ڈسٹرکٹ کا باقاعدہ ممبر ہے، اسکا نام ہے جمعہ خان چھکرانی۔ کوئی نسلر وہاں سے منتخب ہوا ہے عبد الجبار نام ہے۔ یہ اصل میں تحصیل کرخ میں ہے۔ یہ 1947ء سے لیکر آج تک بلوجستان کا حصہ رہا ہے۔ صوبائی اور قومی دونوں میں حصہ دار ہے۔ اور یہ ایک چھوٹا سا ایریا ہے۔ یہ

ہے کہ انکو پہتے چل گیا۔ دوسال پہلے اس پر کام شروع تھا وہاں گیس کی۔ وہاں انہوں نے جو تحقیق کی ہے، ہماری جو اطلاع کے مطابق وہاں گیس کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ ابھی انہوں نے یہی کیا، پہلے سندھ گورنمنٹ نے کافی کوشش کی کہ اسکو سندھ کا حصہ شوکریں۔ لیکن بلوچستان گورنمنٹ نے اس کو نہیں چھوڑا۔ ابھی ایکشن کمیشن والوں نے اسکو ڈسٹرکٹ فمر میں شامل کیا۔ اس سلسلے میں آپ سے گزارش ہے، اس ہاؤس سے بلکہ میں اپنے میڈیا کے دوستوں سے گزارش کرتا ہوں اسکو highlight کریں یہ بہت important مسئلہ ہے۔ ایک زین کے نکٹرے کی بات نہیں ہے کہ پچاس گھر اس طرف ہو جائیں یا اس طرف ہو جائیں، یہ مسئلہ گیس کا ہے۔

میڈم اپیکر: ٹھیک ہے سردار صاحب۔ سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب! آپ اسی پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن سردار صاحب اس پر چونکہ بحث نہیں ہو سکتی۔

سردار عبدالرحمن کھیتران: بحث نہیں ہے اس میں کچھ addition کرانا چاہتا ہوں۔

میڈم اپیکر: addition کر دیں۔ جی۔

سردار عبدالرحمن کھیتران: شکریہ میڈم اپیکر! جیسے کہ ہمارے دوست نے نشاندہی کی ہے کہ ایک باضابطہ اُس کا طریقہ کار ہے۔ اگر کوئی تبدیلی جیسے کہ ہم کہتے ہیں کہ ڈیرہ غازی خان اور یہ علاقے بلوج ایریے تھے، بلوچستان میں شامل ہوں۔ لیکن آج تک اُس پر کوئی کچھ نہیں ہوا۔ وہاں ذخائر ہیں صرف ذخائر کی وجہ سے اسکو سندھ میں شامل کر رہے ہیں۔ اسی طریقے سے وہ نقشہ بنایا گیا تھا ”جنماح پور“ کا۔ جس میں حب اور یہ علاقے انہوں نے شامل کئے۔ پھر ہم تو پہلے ہی ٹوٹے ہوئے لوگ ہیں، ہمارے یہ علاقے حب، وندر، لمبیلہ یہ وہ جنماح پور میں چلے گئے۔ یہ سندھ میں چلا گیا۔ جہاں ہمارا کچھ آدمی کا ذریعہ ہے یا resources ہیں۔ تو باقی پھر خشک ریگستان ہمارے حوالے کر رہے ہیں ان کی بڑی مہربانی۔ اسی کے ساتھ ملتا جاتا میڈم اپیکر! میں یہاں ایک اور نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارا بارکھان کا بارڈر پنجاب کے ساتھ لگتا ہے۔ میرے لیے قابل احترام ہیں، فاروق لغاری کا بیٹا ہے۔ فاروق لغاری ہمارے ملک کے صدر بھی رہے ہیں، پھر وہ ہمارے ہمسایہ ہیں۔ لیکن بیٹا جتنا بھی ترقی کرے وہ باپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہ بیچارے کو پاور کی منسٹری ملی ہے۔ وہ اٹھا کے جو بارڈر پر اُسکے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، میرے علاقے میں، یہ میں نشاندہی کر رہا ہوں کہ جوڑویں ہے ابھی جیسے بلوچستان کا کیسکو ہے۔ اسی طرح ان کا میسکو ہے وغیرہ وغیرہ جو بھی ہے پنجاب کا۔ اب وہ encroach کر رہا ہے جو فورٹ منڈرو پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ حدھیانی لغاری۔ ان میں سے کچھ لوگ نیچے ہماری زمینوں پر بزرگ ہیں یا انہوں نے کچھ خرید لیے ہیں۔ وہ پنجاب کی بجلی کی لائیں۔ پنجاب کا جو پاور ہے، وہ بلوچستان میں لا رہے ہیں۔ ہمارے علاقوں میں دے رہے ہیں۔ وہ قانوناً دے

نہیں سکتا ہے۔ کیونکہ یہ ہمارا صوبہ ہے، وہ پنجاب ہے۔ تو وہ ابھی اسکو جس طریقے سے اسکا کیا ہے، اسی طریقے سے یہ کر کے کل یہ پھر ان علاقوں پر کہیں گے کہ جی اب یہ بہت بڑا dispute پچھلے دونوں چلاتا ہے۔ اس پر ہم نے stand یا۔ ہماری انتظامیہ نے ہماری کمشنر سے لیکر ڈی سی تک میں انکوشش باشی دیتا ہوں کہ وہ باضابطہ بلوچستان میں encroach کر رہے تھے۔ یہ ہمارا صدیوں سے بار ڈر بنے ہوئے ہیں۔ باضابطہ boundaries کر رہے ہیں، یہ encroach کر رہے ہیں۔ آج بھلی آگئی۔ وہ کہتے ہیں کہ کوئی عورت گئی آگ لینے کیلئے کہ جی! میرا چولھا جا ہوا ہے تو میں ایک دو کوئلہ اٹھاتی ہوں۔ وہاں اُنکی آگ جل رہی تھی اُس پر قابض ہو کے بیٹھ گئی۔ یہ انکی یہاں یہ قمر میں، خضدار ڈسٹرکٹ اور میرے۔ تو kindly آپ سے گزارش یہ ہے کہ اس پر آپ مہربانی کریں، جس طریقے سے بھی legally action ہو سکتا ہے کیونکہ ملا کی دوڑ مسجد تک۔ ہم تو آپ کو یہ custodian کے طور پر یا اسپیکر کے طور پر، ہم آپ سے گزارش کریں گے۔ میں باقی ساتھیوں سے بھی گزارش کروں گا کہ اسکو جس صورت میں قرارداد کی صورت میں لانا ہے تو ہم قرارداد کی صورت میں لے آتے ہیں، سردار صاحب لے آتے ہیں۔ ہم اسکو سپورٹ کرتے ہیں۔ اور میرا اعلاقہ منتاثر ہو رہا ہے۔ اسی طریقے سے پرس علی بیٹھے ہیں جو سبیلہ کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ وہاں بھی یہی پوزیشن ہے۔ مجھ سے بہتر پرس جانتے ہیں کہ ”حب“ کی حدود تھیں، جب میں چیف آفیسر تھا۔ آج طاہر صاحب مجھے کہہ رہے ہیں کہ آپ اکاونٹنٹ تھے اور جھاڑو والے میں نے کہا کہ مجھے خوشنی ہے کہ میں جھاڑو دیتا تھا۔ جب میں میونسپلی میں تھا تو وہ ہماری حد تھی۔ اس وقت میرے والد منستر تھے۔ اب وہ اٹھا کر پل سے اس طرف آگئے ہیں۔ اب وہ جو ندی جا رہی ہے اُس میں بھی کراچی گھس گیا۔ تو گزارش یہ ہے کہ یہ serious issue ہے۔ اس کی جو بھی آپ بہتر صحبت ہیں آپ kindly ہمیں جو بھی فرمائیں گے، اس طریقے سے ہم اس کو delegation کی صورت میں یا encroachment کی صورت میں، یہ furtile area ہیں وہ اگر اس طریقے سے ہوتے رہیں تو پھر وہ ایک سنگارخ چٹانیں تو ہمارے مقدار میں پہلے بھی تھیں، بعد میں بھی رہیں گی، ہماری اولادوں تک رہیں گی، جو حالات و واقعات جا رہے ہیں۔ پھر مزے کی باتیں ہم اخبار میں دیکھتے ہیں۔ میڈم اسپیکر! کہ ایک منتخب وزیر اعلیٰ کو ایک ذمہ دار منستری پر بیٹھ کے سعدِ فیضِ می اور ڈمی کہہ رہا ہے۔ یہ تو اس ایوان کی بھی توہین ہے۔ اور اسکے اپنے عہدے کی بھی توہین ہے کہ ایک منتخب وزیر اعلیٰ ہے جو processes سے آیا ہے۔

میڈم اسپیکر: سردار صاحب! پہلے ہم اس پر بات کر لیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران: جی مہربانی۔

میڈم اسپیکر: عاصم کرد گیلو صاحب! گورنمنٹ کی طرف سے آپ اس پر کوئی بات کرنا چاہیں گے؟ چلیں میں رونگ دے دیتی ہوں۔ سردار صاحب! میرے خیال میں آپ کا جو main مسئلہ جو مجھے سمجھ آیا ہے وہ یہی ہے ایک تو توجران ہوں کہ بلوچستان اس پر فخر کرتا ہے کہ پاکستان کا سب سے بڑا رقبے کے لحاظ سے صوبہ ہے۔ اب اس پر بھی مسئلے شروع ہو گئے ہیں، تو یہ ایک بڑا serious issue ہے۔ اور میں ہوئی ہوں یہ سارا سُن کے کہا بھی اس پر جو ہمارے علاقے ہیں اور رقبے پر بھی یہ چیزیں شروع ہو گئی ہیں سردار صاحب! آپ آئیں حلقة بندیوں کی بھی بات کر رہے ہیں؟ حلقة بندیوں کی بھی بات کی ہے نا؟ جی! اُس میں یہ کہتی ہوں جی تو اس میں یہ ہے کہ ایک تو گورنمنٹ کو کہتی ہوں کہ ایک تو آپ لوگ اس اشوکو گورنمنٹ سندھ سے اٹھائیں۔ اور دوسرا میں سردار صاحب!

سردار محمد اسلم بزنجو: جی میڈم اسپیکر۔

میڈم اسپیکر: میں اُسی پر آرہی ہوں سردار صاحب! آپ ایک application written میں ہمارے پاس جمع کر دیں۔ ہماری انہیں حلقة بندیوں کے اشوپ پاریمانی کمیٹی بن چکی ہے جو ابھی دو چار دنوں میں جب بھی آپ سب لوگ available ہوں گے ہماری طرف سے تیاری ہے۔ آپ لوگوں نے مل کر جانا ہے۔

سردار محمد اسلم بزنجو: جی ٹھیک ہے۔

میڈم اسپیکر: اُس کو میں ریکارڈ کا حصہ۔۔۔ (داخلت)

جناب رحمت علی صالح بلوچ: میں ایک پوائنٹ نوٹ کروانا چاہتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: میں اس کو مکمل کرلوں آپ کو تائماً دیتی ہوں۔

جناب رحمت علی صالح بلوچ: ایکشن کمیشن نے اتنا مذاق کیا ہے کہ اگر سمندر نہیں ہوتا یہ گوا در کولا ہو رکا حصہ بھی بنادیتے یہ افسوس کی بات ہے۔

میڈم اسپیکر: تو اس پر سردار صاحب! نہیں، قرارداد کا تائماً نہیں۔ سردار صاحب! یہ آپ written میں دے دیں۔ اور سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب! آپ بھی یہ application written میں دے دیں، میں اسکو ریکارڈ کا حصہ۔۔۔ (داخلت)

سردار عبدالرحمن کھیتران: اگر اس پر قرارداد لائی جائے؟

میڈم اسپیکر: نہیں قرارداد آپ 30 تاریخ تک لاٹیں گے نا۔ اُس سے پہلے میں اسکو ریکارڈ کا حصہ بنائیں اس پاریمانی کمیٹی کے حوالے کر دیتی ہوں۔ میں اُس کمیٹی کے حوالے کر دیتی ہوں تاکہ آپ لوگ اُس کا حصہ بھی

بن جائیں گے اور حلقہ بندیوں میں ایکشن کمیشن چونکہ اسکا تعلق ایکشن کمیشن سے بھی ہے۔ اور جو میرے علم میں ہے وہ 3 اپریل انہوں نے last ادی ہے آپ حلقہ بندیوں کے حوالے سے اپنی applications کا اس سے پہلے پہلے آپ جا کے --- (مداخلت)

جناب عبدالرحیم زیارت وال (قاںد حزب اختلاف): میڈم اپسیکر! جوانہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھایا ہے۔
میڈم اپسیکر: جی ہاں۔

قاںد حزب اختلاف: پوائنٹ آف آرڈر کو بنیاد بنا کے آپ کی جو آفس ہے یا آپ کی جو custodian کی حیثیت سے، اُسکو بنیاد بنا کے لیٹر لکھ کر وہاں بھجوانا ہو گا کہ ہمارے صوبے کے اس علاقے کو، اس یونین کو نسل کو فلاں جگہ پر ---

میڈم اپسیکر: وہی کر رہے ہیں۔ میں کہہ رہی ہوں کہ وہ پارلیمانی کمیٹی کے ساتھ ہم بنائیں۔
قاںد حزب اختلاف: اب application میڈم اپسیکر؟

میڈم اپسیکر: نہیں، میں یہ کہہ رہی تھی کہ ایک ریکارڈ کا حصہ بن جائیگا ناں جوانہوں نے پوری detail دی ہے، ایک ایک چیز detail میں دی ہے بولی ہے۔ اور انہوں نے زبانی بولی ہے، تو وہ ایک ریکارڈ کا حصہ بنا دیں گے، پارلیمانی کمیٹی بھی جائے گی۔ اور ہمارا لیٹر بھی جائے گا۔

قاںد حزب اختلاف: ریکارڈ یہ ہے میڈم! آپ کی اسمبلی جوانہوں نے کہا ہے، یہ ریکارڈ ہے۔ اسکی کاپی نکال کے جو وہ فرماتے ہیں، معزز نمبر صاحبان اُس کی کاپی ساتھ لگا کے کہ اس طریقے سے ہوا ہے۔ اس کی تحقیقات ہو۔

میڈم اپسیکر: سہر حال، میں آپ سے کہوں گی، آپ اپنے طور پر بھی اگر یہ ہمارے پاس کیونکہ detail میں جمع کرادیں کہ exact آپ کیا چاہ رہے ہیں؟ آپ نے تو زبانی بتایا ہے کہ جی! صرف حلقہ بندیوں کا وہ ہے۔ آپ نے بہت سی چیزیں اہم اشکوں طرف نشاندہی کی ہے جو تمام انتہائی عوامی اہمیت کا حامل ہے۔ تو اگر ریکارڈ کے حصے کے طور پر proper بن جائیگا تو ہمارے لیے آسانی ہو گی۔ کیونکہ یہاں ٹوٹ ٹوٹ کر بات ہوتی ہے۔ تو وہ اُسی طرح ریکارڈ ہوتی ہے۔ تو سردار صاحب! آپ سے بھی ریکویسٹ ہے، وہ بھی ہم ساتھ شامل کریں گے۔ اور یہ بھی detail میں دیکھیں کہ آپ چاکیا رہے ہیں۔ یہ جو پارلیمانی کمیٹی ہے، اُسکو لیٹر بھی لکھیں گے اور پارلیمانی کمیٹی کے ساتھ، یہ ساتھ بھی جائے گا۔ جی میر عاصم کر گیلو صاحب۔

میر محمد عاصم کر گیلو (وزیر حکومہ موافقات و تعمیرات): میڈم! یہ جو آج ہمارے Colleague سردار محمد اسلم بنجو صاحب نے جو پوائنٹ raise کیا ہے۔ پہلے تو ہمیں پتہ نہیں تھا۔ یہ بالکل ناممکن ہے گورنمنٹ آف بلوچستان

اس بات کو مانیں کہ ہمارے جو encroachment کر رہا سندھ میں۔ ہم اسکو بالکل ہونے نہیں دینگے۔ سردار صاحب! آپ بالکل تسلی کریں۔ ابھی سردار صاحب آپ کا یہ بالکل ہو ہی نہیں سکتا۔ میں آپ کو یقین دہانی کرتا ہوں، گورنمنٹ آف بلوچستان بالکل یہ نہیں ہو سکتا ہے۔ بالکل ہم اسکو وہ کرنے نہیں دیں گے اور اگر انہوں نے encroachment کیا ہے۔ آج آپ نے پواسٹ raise کیا ہے۔ کل ہم اسکے نقشہ وغیرہ منگوائیں گے اور اسے دیکھیں گے، ہم اسکو oppose کریں گے، نہیں ہونے دیں گے۔

میڈم اسپیکر: thank you میر عاصم کرد گیلو صاحب نے حکومت کی طرف سے بھی یقین دہانی کرادی ہے۔ جی پرس احمد علی۔

پرس احمد علی احمد زئی: شکریہ میڈم اسپیکر! میں میں سمجھتا ہوں سردار اسلام صاحب نے جو پواسٹ delimitations کے ساتھ ساتھ ہمارے اپنے provincial barodar رز ہیں۔ اور ان بارودرز کیا ہے، raise کے باقاعدہ طور پر اپنے limits اور boundaries ہیں۔ جس طرح سینئر منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ہم اس چیز کو دیکھیں گے، اس چیز کو analyze کریں گے۔ جو ہماری صوبائی بارودرز سے ہٹ کے لیکن ایسی چیزیں ہوئی ہیں۔ جیسے سردار کھیتر ان صاحب نے فرمایا کہ ہمارے سلسلہ سے آپ آتے ہیں Hub River روڈز سے تو موچکو اور یہ طرف، ولایت علی شاہ تک ہمارا بارودر لسلیلہ کا ہوتا تھا۔ اب وہ bridge کی طرف آپ کا ہے۔ اب I کہ بعد میں یہ تھانے سے اُس طرف ہم ہو جائیں گے۔ تو یہ چیزیں important ہیں اُنکو دیکھا جائے اور جس طرح کہ natural resources ہیں کرخ کی۔ اور وہ اگر قمبر میں چلے گئے تو یہ ساری چیزیں بھی ہم way proper address کریں۔ اور جس طرح سینئر منسٹر صاحب نے کہا کہ اس چیز کو ہم دیکھ کر rectify کریں گے۔ تو It is important کہ ہم اس چیز کو دیکھیں۔ کیونکہ ہمارے ساتھ یہ چیز ہو چکی ہے، لسلیلہ ڈسٹرکٹ میں۔

میڈم اسپیکر: شکریہ۔ جی ڈاکٹر صاحبہ۔

ڈاکٹر قیہ سعید ہاشمی: آپ کا بہت بہت شکریہ۔ یہ حلقة بندیوں کے حوالے سے جو معزز ممبران نے اپنے خیالات کا اظہار کیا، اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک genuine بات ہے میں کوئی شہر کی سیٹوں کی بات کرنا چاہو گی ظاہر ہے میں حلقة بندیوں پر چھلے ڈھانی مہینے سے میں کام کر رہی ہوں اور ڈھانی مہینے مجھے ایسے لگتا ہے کہ اسلام آباد میں کوئی خاص پلانگ کے تحت مختلف لوگوں کو سہولت دے کے ان کی سیٹیں محفوظ کی گئیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے میری ذاتی رائے ہیں کیونکہ میں اس پر کام کر رہی ہوں اس میں سے اندازہ ہو رہا ہے کہ انہوں

نے ایک خاص مخصوص لوگوں کو من پسند لوگوں کی سیٹیں محفوظ کی ہوئیں باقی جو ہے وہ در بدر کر دیئے ہیں کسی کو کہاں پھینکنا ہے کسی کو کہاں پھینکنا ہے تو میں یہ گزارش کروں گی کہ آپ نے جو کمیٹی تشکیل دی ہے تو مہربانی کر کے جتنی جلدی ہو سکتا ہے لوگ تو جارہے ہیں ایکشن کمیشن اسلام آباد دنیا پہنچ چکی ہے میڈم اسپیکر صاحب! میں اپنی بات پر قائم ہوں پھر repeat کرتی ہوں کہ من پسند افراد کیلئے حقہ بندیاں کی گئی ہیں جس میں اور لوگ ہیں حق رائے حق کا غلط استعمال کیا گیا ہے۔ شکریہ۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے شکریہ۔ رحمت بلوچ صاحب! آپ اپنی تحریک التوانہ 3 پیش کریں۔

جناب رحمت علی صاحب بلوچ: میں اسمبلی قواعد و انضباط کار بھریہ 1974 کے قاعدن نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التوانہ کا نوٹس دیتا ہوں تحریک یہ ہے کہ سال 15-2014ء کے دوران حکومت نے صوبے میں اساتذہ کی اسامیاں بذریعہ این ٹی ایس پُر کرنے کا فیصلہ کیا جسے تعلیم یافتہ نوجوانوں نے بے حد سراہا اور ان میں خوشی کی لہر پائی گئی۔ اور اس طرح متعدد یہودگار تعلیم یافتہ نوجوانوں کی میراث کی بنیاد پر تعیناتی بھی عمل میں لائی گئی لیکن جن امیدواروں نے پہلی پوزیشن حاصل کی تھی، یقین دہانی کے باوجود ان کی یونین کونسل کی سطح پر تعیناتیاں عمل میں نہیں لائی گئیں۔ موجودہ حکومت نے اعلان کیا کہ وہ امیدوار جو این ٹی ایس پاس کرچکے ہیں اپنے کاغذات جمع کروائیں لیکن حکومت نے تا حال اپنا وعدہ وفا نہ کیا۔ جس کی وجہ سے گزشتہ یہ 33 دن جس دن میں نے جمع کیا آج 41 داں دن ہے، دنوں سے یہ امیدواران کیمپ میں بیٹھ کر اپنے حق کے حصول کیلئے سراپا احتجاج ہیں (اخباری تراشہ مسلک ہے)۔ تشویشاً ک بات یہ ہے کہ مذکورہ ٹیسٹ پاس کرنے والے امیدواران اپنی عمر کی بالائی حد کو پہنچ چکے ہیں جن میں معذور اور خواتین بھی شامل ہیں۔ چونکہ امیدواران مایوسی کا شکار ہیں لہذا ان کو مایوسی کے دلدل سے نکلنے کیلئے ضروری ہے کہ حکومت این ٹی ایس میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے امیدواروں کو یونین کونسل کی سطح پر top 5. top 10 کی پالیسی کو اپناتے ہوئے فوری طور پر یونین کونسل کی سطح پر تعیناتی کے احکامات جاری کریں۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری عوامی نوعیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لا یا جائے۔

میڈم اسپیکر: جی تحریک التوانہ 3 پیش ہوئی۔ رحمت صاحب! آپ اس کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے۔

جناب رحمت علی صاحب بلوچ: میڈم! اس تحریک کو میں نے پیش کیا ہے اس معزز اسمبلی کے سامنے کیونکہ اس دوران جو این ٹی ایس کے ذریعے تعیناتیوں کا اعلان کیا گیا اس وقت ہم بھی شامل تھے اور اسی دوران جتنے لوگ بھرتی ہوئے، کوشش کی گئی کہ میراث کی بنیاد پر اور یونین کونسل کی سطح پر، ضلعی سطح پر اُن لوگوں کو ترجیح دی جائے جو باقاعدہ

deservings ہیں۔ اس میں میدم اپسیکر! 4359 لوگ بھرتی ہوئے لیکن اس میں افسوس کی بات یہ ہے صوبے کی بد قسمتی ہے یا ہماری اس صوبے میں جس طرح جو بھی کوشش کرتا ہے کہ میرٹ کی پامالی نہیں ہو، حقدار کو اس کا حق ملے، کسی کی حق تلفی نہیں ہو لیکن افسوس کیسا تھا کہنا پڑتا ہے کہ پانی اور پرسے میلا ہو کر بہرہ رہا ہے ابھی تک وہ صاف پانی عام لوگوں تک نہیں پہنچتا ہے جہاں لوگوں کی ایک توقع ہے۔ کیونکہ جن دفتروں میں اپیشلی میرا گلہ بیور کریسی سے ہے، جن دفتروں میں وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے با اثر لوگ ان لوگوں نے کیا کیا یو نین کو نسل سطح پر اپنے ہی رشتہ داروں کو اس وقت جب یا شہر ہوا تھا اشتہار کے دوران کوئی ٹرانسفر پوستنگ قانونی ہے یا غیر قانونی ہے اس وقت ہر کسی نے اپنے من پسند لوگوں کو ان کیلئے اُسی یو نین کو نسل میں جگہ خالی کرتے ہوئے دوسرا یو نین کو نسل میں ٹرانسفر کر کے اُن پوستوں کو پُرد کیا۔ پھر اس میں بہت زیادہ لوگوں کو یہ تشویش ہوئی۔ آپ یقین کریں میں فلور پر ایک مثال دیتا ہوں پنجبور کے ایک نوجوان نے 197% سے اسکور کیا این ٹی ایس 97% والا رہ گیا ہے 50% والا تعینات ہوا ہے وہ 45% والا تعینات ہوا ہے جب اس نے جا کر وہاں فریاد کی کہ یہ چیزیں اس کو بولا کہ جی آپ نے ایک کمیٹی بنائی ہے گورنمنٹ نے ڈپٹی کمشنر اور کمشنر readdressal committee ہے اس میں جائیں۔ وہاں جب چلے گئے تو ان کو یقین دہانی کرائی گئی لیکن اس بنیاد پر جہاں ان لوگوں کے بھی جو favourable بندے تھے ان کو تعینات کیا گیا ان سے کہا کہ آپ next میٹنگ میں آئیں۔ ابھی موجودہ وزیر تعلیم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور میں توقع کر رہا تھا کہ آج وزیر اعلیٰ صاحب یہاں موجود ہونگے ابھی یہ ہے کہ اسی بات پر جب شور شراہ شروع ہوا ڈویٹمنٹ لیوں پر، ڈسٹرکٹ لیوں پر، پھر پروفل لیوں پر پھر پتہ چلا کہ اتنے سارے نوجوانوں نے پاس کیا ہے میرٹ پر آئے ہیں اپنی ہی قابلیت پر لیکن اس کا ایک حل نکالنے کیلئے دو کمیٹیاں اسلام آباد سے آئیں۔ جن سے میں خود in-touch رہا ہوں اور یہ لاست ان دنوں کی بات ہے جب ڈاکٹر مالک صاحب جو سی ایم شپ تھی وہ چارچ چھوڑ دیا پھر نواب ثناء اللہ صاحب نے سنبھال لیا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جو لاست کمیٹی آئی تھی۔ اُس کمیٹی نے بھی کہا کہ یہاں جو حق تلفیاں ہوئی ہیں ان کا ازالہ کرنے کا واحد ایک ہی راستہ ہے کہ آپ لوگ گورنمنٹ آف بلوچستان پکھ پوٹیں create کریں۔ انہیں پاس کنڈیلیٹ سے پھر آپ پرائزائز کر کے ان سے لے لیں پھر یہی کوشش رہی یقین دہانیوں کیسا تھا ساتھ یہ بد قسمتی سے نہیں ہو سکا بعد میں جب یہی گورنمنٹ وجود میں آئی ہمارے چیف منسٹر صاحب نے نئے وزیر تعلیم نے یہ اعلان کیا کہ تمام این ٹی ایس پاس امیدوار ایک ہفتے کے اندر اندر اپنے فارم جمع کریں اور وہ بھی انکو ضلعوں کی سطح پر نہیں کھا گیا۔ اس دن جذباتی پن اس طرح تھا کہ ہم نے بالکل بولا کہ ابھی بلوچستان فتح ہو چکا ہے ابھی بلوچستان میں ہر کسی کا مسئلہ حل ہو رہا ہے۔ ان تمام غریب امیدواروں کو ایک عذاب میں ڈالا ”کہ آپ

لوگ کوئئی میں آئیں اور فلاں روم نمبر سیکرٹریٹ میں فلاں بلاک میں آپ لوگ اپنے کاغذات جمع کریں، جب یہ وہاں سے ادھر آگئے پھر ایک ہفتے بعد پھر اخبار میں آیا کہ اس کمرے میں نہیں دوسرے کمرہ نمبر فلاں جگہ پر جمع کریں۔ جب ان لوگوں نے ادھر جمع کیا پھر تیسری دفعہ آیا کہ نہیں جی یہاں---
(خاموشی۔ اذان)

میڈم اسپیکر! ان سے تیسری دفعہ کہا گیا کہ جی آفیسر کلب میں جمع کیا پھر ان کی تمام جو تین تین دفعہ ہر امیدوار نے جمع کیا تھا یہ تمام فارم کو اکھٹا کیا پھر کہا کہ یہ تو حد سے زیادہ ہے پندرہ ہزار سے زیادہ امیدواروں نے کاغذات جمع کیے۔ بھئی آپ ہر ایک امیدوار کو تین تین دفعہ گنتے ہیں وہ تو پندرہ ہزار نہیں تیس ہزار بھی بنتے ہیں۔ آپ لوگ purely یہ کرتے ہیں کہ ہر ضلعی سطح پر ویسا ہی این ٹی ایس کے سائیٹ پر ان تمام پاس امیدواروں کا ڈیٹا موجود ہے جہاں سے آپ لوگ collect کر سکتے تھے ایک دوسری بات یہ ہے کہ میڈم اسپیکر! پھر ان امیدواروں سے یہ کہا گیا کہ آپ یہ این ٹی ایس جو جتنی پوسٹ اخباروں میں موجود تھی جن کی تعداد ہم نے دی تھی اس کے علاوہ ہم کسی پاس امیدوار کو پوسٹ دے سکتے ہیں۔ جو کہ افسوس کی بات یہ ہے میڈم اسپیکر! میں خاران کی مثال دوں یہاں اخبار میں 67 پوسٹوں کو انداز لیکن 107 بندے بھرتی ہو گئے اچھا پھر یہ کہ جتنے بھرتی ہوئے ہیں اس کے بعد نہیں ہو گا لیکن جوڑی آرسی اور سی آرسی سے ایک اپاٹمنٹ آرڈر ہے میں وزیر تعلیم صاحب کو بھی دکھارا ہوں میڈیا کو بھی دکھارا ہوں ایک بندہ دو جگہوں پر بھرتی ہے اُس کے بعد یہ اس کا صرف یہاں جس اسکول کا نام چینچ کیا گیا ہے دونوں ایک یونین کوسل ہے یہ آرڈر ہے، ڈیٹ اس کے دوسرے بیچ پر ہے۔ لیکن یہ سی آرسی کے بعد انکو جواب دیا گیا اسکے بعد یہ اپاٹمنٹ ہے--- (مباحثات) ہمارے پاس ہے ثبوت میں ڈیٹ بھی دیدوں گا۔ میڈم اسپیکر! یہ دیکھئے اسی ڈیٹ میں جو این ٹی ایس کی آپ کو ڈیٹ بھی دیدوں گا اور میں آپ کو ثبوت بھی دیدوں گا۔ میڈم اسپیکر! یہ دیکھئے اسی ڈیٹ میں جو این ٹی ایس کی تعیناتی ہو رہی تھی امیدواروں سے کہا گیا کہ کوئی پوسٹ نہیں ہے یہ سارے گھوست ٹیچر ہیں 165 ہیں ان کے نام ولدیت ہے اور اپاٹمنٹ آرڈر ہے یہ گھوست ہیں۔ پھر کہا گیا کہ یہ ڈیٹ ختم ہوا ہے آپ لوگ ابھی بھرتی نہیں ہوں گے۔ پھر اس کے بعد سبی سے ڈی آرسی، سی آرسی کی ریکارڈشن دیکھیں جعلی ہیں ان کو سکین کیا گیا ہے دو دولاکھ فی کس لے کروہاں سے جعلی کاغذات بھیج کے پھر آہستہ آہستہ یہ اپاٹمنٹ جاری تھے کہنے کا یہ مقصد ہے کہ جواندر کا مافیا ہے اس کو روکنے کا نام لے رہا ہے نہ کوئی اس کو روک پا رہا ہے تو لہذا بھی جو آپ لوگوں نے اعلان کیا تھا یہ خوش آئندہ بات ہے میں سمجھتا ہوں ذرا سر مجھے سنیں۔

میدم اپسکر: پلیز وہ admissibility پر بات کر رہے ہیں آپ لوگ تسلی سے سنیں جی۔ جی۔

جناب رحمت علی صاحب بلوچ: ابھی جو اعلان ہوا تھا چلواس میں بھی خیر کہ میں اس بات کو میں appreciate کرتا ہوں بذاتِ خود، جب اناؤنس ہوا تھا جو جب امیدواران وہاں سے یہاں آگئے ابھی سارے امیدواران سراپا احتجاج ہیں کہ ان کو ایک پالیسی آپ دیدیں۔ تین سال تک eligible ہیں اینٹی ایس کا نیست ابھی تک تین سال پورے نہیں ہوئے ہیں، پھر مصیبت یہ ہے کہ یا پنی عمر کی حد کو بالکل کراس کر رہے ہیں overage ہو رہے ہیں ان کی ایک اور بڑی مایوسی میں یہی گزارش کرتا ہوں وزیر تعلیم صاحب سے کہ ہم ایسے لگ بھگ کسی کو اناؤنس نہیں کریں کہ لگے گا، میری یہی گزارش ہے کہ آپ ایک فارمولے کے تحت کو 5.10-top کو آپ لے لیں جہاں مایوسی سے لوگ بچے جہاں سارے لوگ ابھی آپ جائیں پر لیں کلب کے سامنے احتجاجی کیمپوں میں 41 دن گزرے ہیں کہ یہ احتجاج پر بیٹھے ہوئے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ تو ہذا میں نے اسی لیے اس تحریک کو لایا ہے اور in-detail میں نے بات کی ہے اگر منظر صاحب کہتے ہیں چیف منظر صاحب اور میں آپ سے گزارش کرتا ہوں پورے ایوان سے کہ اس تحریک کو پاس کرنے میں میری مدد کریں اور ٹینکنیکل چیزوں میں ہر حوالے سے ہم ان کا ساتھ دیں گے ان کے ساتھ بیٹھے گے جو درمیانہ ایک فارمولہ نکلتا کہ یہ نوجوان مایوسی سے بچیں اور باقی ضلعی سطح پر خواتین معدود سارے لوگ احتجاجی کیمپوں میں بیٹھے ہیں۔ شکری۔

میدم اپسکر: ٹھیک ہے۔ جی منٹر ایجوکیشن۔۔۔ (مداخلت) نہیں یہ تحریک اتوا ابھی بحث کیلئے منظور نہیں ہوئی ہے پہلے ہم صرف اسکا point of view لیں گے سردار صاحب! آپ کو موقع ملے گا۔ ایک دفعہ بحث کیلئے منظور ہو جائے جی نہیں ہوئی ہے، ابھی تو صرف وہ admissibility پر بولے ہیں۔ جی منٹر ایجوکیشن طاہر محمود صاحب۔

جناب طاہر محمود خان (وزیر مکملہ تعلیم): شکریہ میدم اپسکر! یہ بذاتِ خود جو تحریک اتوا ہے اسکی اگر ہم نیچے تراشہ پڑھیں یہ جو چار ساڑھے ہزار لوگ بھرتی ہوئے ہیں، یہ ڈاکٹر مالک صاحب کے ٹائم پر بھرتی ہوئے ہیں اور اینٹی ایس کے حوالے سے جتنی کرپشن آپ کو پتہ ہے کہ جس کی reservations Courts نے بھی دی ہے اور پوری detail جو ہمارے معزز نمبر نے۔۔۔ (مداخلت)

میدم اپسکر: نہیں نہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ یا نکے دور میں ہوئی ہیں۔

وزیر مکملہ تعلیم: دور میں ہوئی ہیں میں نے کہا جی یہ لکھا ہوا ہے تراشہ میں پڑھ لیں۔

میدم اپسکر: جی جی، آپ لوگ پلیز cross talk نہیں کریں۔

وزیر مکملہ تعلیم: دوسری عرض یہ ہے کہ سی ایم صاحب نے ایک کمیٹی بنائی تھی، اُس کمیٹی میں فیصلہ یہ ہوا تھا

جنہوں نے سی آری اور ڈی آری کیا ہوا ہے۔ ڈپٹی کمشنر redressal اور کمشنر applications کے درخواست جمع کرائیں۔ تو ہو ایک تقریباً پندرہ ہزار، یہ میں دعوے سے کہتا ہوں بلکہ یہ ریکارڈ ہے میرے پاس کہ پندرہ ہزار applications اکھٹی ہوئی ہیں۔ اب ہر ایک بی اے پاس ہوتا ہے، 30% ہمارا رزلٹ لکھتا ہے۔ باقی 35% یا 60% لوگ فیل ہوتے ہیں۔ این ٹی ایس میں مسئلہ یہ ہوا کہ این ٹی ایس میں پیسے لیکر لوگوں کو این ٹی ایس نے کیونکہ ہم کوئی بلوچستان میں کم از کم این ٹی ایس کو ہم نے Ban کر دیا ہے۔ کمیٹی نے اور کیبنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ این ٹی ایس کی کوئی بھی ٹیسٹنگ سروں کو کوئی بھی، کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں ہم استعمال نہیں کریں گے۔ تو یہ پوٹھیں، یہاب کمیٹی ہے، اس پر کام ہو رہا ہے۔ میں منظر سے ریکویسٹ کروں گا، میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس کمیٹی کے پاس بھی ہم چلے جائیں گے۔ جسمیں جو genuine ہیں اور ہم نے ہائی کورٹ میں 180 بچے گئے تھے این ٹی ایس والے ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کو appointments دے رہے ہیں۔ باقی اگر بیس ہزار کو اگر ہم ان 180 بچوں کو انکے ڈسٹرکٹ کے حوالے سے appointments دے رہے ہیں۔ باقی اگر بیس ہزار کو اگر ہم کہیں اور ہمارے معزز ممبر کی خواہش ہو کہ ہمیں بیس ہزار لوگوں کو بھرتی کریں یا انکو پوٹھیں دیں۔ اسکا واحد حل یہ ہے کہ ہماری آٹھ ہزار پوٹھیں جو کہ میں نے سمری چلانی ہے لیکن چیف سیکرٹری نے اس نے objection لگایا ہے، اگر وہ ہو جاتا ہے تو یہ بچے اپنے اپنے districts میں جائیں، تو آٹھ ہزار پوٹھیں ہیں، یہ بچے اسیں adjust ہو سکتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اسیں ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔

میڈم اسپیکر: جی ٹھیک ہے۔

وزیرِ ملکہ تعلیم: بجائے تحریک التوا کو لانے کے اگر ہم اسکو discussion کر لیں اور معزز ممبرز میرے ساتھ بیٹھ جائیں، ہم سیکرٹری کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، اس کمیٹی میں جس کو ہم درخواست جمع کر رہے ہیں، کرمم لاگو ہمارا یہ شیل سیکرٹری ہے۔ ہم اس پر بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔ اسیں بہت سارے لڑکے adjust ہو سکتے ہیں۔

میڈم اسپیکر: محرک رحمت بلوچ صاحب! آپ چونکہ محرک ہیں، واحد محرک۔۔۔

وزیرِ ملکہ تعلیم: اگر اس پر بحث کرنا ہے تو ہم تیار ہیں اگر اس تراشے کو پڑھ لیں۔ رحمت بلوچ صاحب نے اس تراشے کو نہیں پڑھا کہ یہ جو ساڑھے چار ہزار جو بچے بھرتی ہوئے ہیں این ٹی ایس کے۔

جناب رحمت علی صاحب بلوچ: تین چار تراشے منسلک ہیں۔

وزیرِ ملکہ تعلیم: ابھی اوسٹہ محمد میں آپ اندازہ لگائیں کہ اوسٹہ محمد میں ہزاروں پوٹھیں خالی ہیں۔ اوسٹہ محمد ہے کتنا کہ جہاں اتنے اسکول ہوں گے ہزاروں؟ ہزاروں اساتذہ کی پوٹھیں خالی ہیں۔ تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے۔ میری

اگر تھوڑی سی عرض سن لیں، میں صرف وہ جو تراشہ ہمارے معزز ممبر نے لگایا اس میں تمام جو سائز ہے چار ہزار لوگ بھرتی ہوئے ہیں، وہ 2014ء اور 2015ء میں ہوئے ہیں۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر ملکہ تعلیم: اب اُس میں بہت سے ایسے، جیسے ہمارے معزز ممبر نے کہا کہ 90% والا پنجگوڑا اڑکا ہے۔ یہ اس وقت کیوں انکو appointment letter دیا گیا؟ تو یہ اس وقت کی بات ہے نا۔ تو اب ہم اُس پر کام کر رہے ہیں، میں بتا رہوں۔

میڈم اسپیکر: میں ووٹنگ کروں گی، وہ انکی ریکویسٹ ہے ان کا حق ہے، جی۔

وزیر ملکہ تعلیم: میں ان کو، میں اب ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اپنی position clear کرنا چاہوں کہ یہ جتنے بھی واقعات ہوئے ہیں یہ 15-2014ء میں ہوئے۔ ہم اس پر کام کر رہے ہیں۔ اگر ہمیں کام کرنے دیا جائے انشاء اللہ، بہتر رزلٹ نکلے گا۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ تحریک التوا کیلئے آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ چاہتے ہیں، آپ نے ممبر سے ریکویسٹ کی ہے کہ آپ تحریک التوا اپس لے لیں آپ یہ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر ملکہ تعلیم: ہم بیٹھ کے بات کر سکتے ہیں۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے۔ جی رحمت بلوج صاحب! آپ پلیز اس پر تائیں وہ کہہ رہے ہیں کہ میں بیٹھنا چاہتا ہوں۔ آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ تحریک التوا پر بحث کروانا چاہتے ہیں یا آپ انکے ساتھ بیٹھنا چاہتے ہیں؟ پھر میں اسکے لیے question لاوں گی۔

جناب رحمت علی صالح بلوج: دیکھیں میڈم اسپیکر! نہیں کہ میں کہتا ہوں کہ وہ گورنمنٹ میں ہے، منظر ہے۔ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ ایک عوامی نوعیت کا مسئلہ ہے۔ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ میں یہی گزارش کر رہا ہوں پورے ایوان سے، اسکو بحث کیلئے منظور کی جائے تاکہ ہم درمیانہ راستہ نکالیں۔ جہاں جتنی بھی پوٹیں خالی ہیں، جہاں نہیں ہیں، جہاں جس سے زیادتی ہوئی ہے، یہ ساری چیزیں سامنے آجائیں گی۔ اور تمام ممبر ز اپنے اضلاع سے، تمام اُن لوگوں سے جو لوگ متاثر ہوئے ہیں انکی details لے لیں۔ اور دیکھیں، جو 97% والا ہے، سراہہ متاثر ہی ہوا ہے، اسی لیے وہ احتجاج پر ہیں۔ اسی لیے میں نے لایا ہے کہ ہم ایک راستہ نکالیں۔ ہم آپ کے ساتھ بالکل بیٹھنے کیلئے، تعاون کرنے کیلئے تیار ہیں۔ لہذا میری گزارش یہی ہے کہ اسکو پاس کیا جائے۔

میڈم اسپیکر: I am putting the question in front of the House | آیا تحریک

التوانبر 3 کو بحث کیلئے منظور کیا جائے؟ جوارائیں اسکے حق میں ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔ جی ان کو counting کریں۔ جی number count کر لیں پلیز۔ جی counting (مداخلت) نہیں، آپ پلیز مجھے count کرنے دیں سردار صاحب کا بھی ہاتھ بلند نہیں ہے، بہت سے لوگوں کا نہیں ہیں۔ مجھے Please let me, please don't disturb me طاہر محمود صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ آپ ہاتھ نیچے کر لیں۔

جو counting کیے ہیں سیکرٹری صاحب نے۔ میں ممبر نے تحریک التوا کے حق میں اپنا ووٹ دیا ہے۔ اس لیے تحریک التوانبر 3، چونکہ تحریک کو اسمبلی قواعد و انصباط مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 2-75 کے تحت مطلوبہ اکثریت حاصل ہوئی۔ لہذا تحریک التوانبر 3 کو مورخہ 30 مارچ 2018ء کے اجلاس میں بحث کے لیے منظور کیا جاتا ہے۔۔۔ (ڈیک، مجھے گئے)

مجلس عمومی برائے قواعد و انصباط کار و استحقاقات بابت۔۔۔ (مداخلت)

Mیں نے نصر اللہ صاحب آپ کو اجازت نہیں دی ہے، اسکے بعد یتی ہوں۔ یہ بہت important ہے۔ نصر اللہ زیر صاحب (نہیں، نہیں، مجھے یہ کارروائی کرنے دیں۔ میں نے آپ کو اجازت نہیں دی نصر اللہ صاحب پلیز مجھے یہ پڑھنے دیں۔۔۔ (مداخلت) نہیں، نہیں، مجھے یہ پڑھنے دیں۔ اس طرح نہیں ہوتا اچنڈے کو مجھے چلانے دیں پھر اس کے بعد۔

استحقاقات بابت قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے مختلف قواعد میں تراہیم کا پیش کیا جانا۔ چیئرمین، مجلس عمومی برائے قواعد و انصباط کار و استحقاقات! قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے مختلف قواعد میں تراہیم کی بابت مجلس کی روپورٹ پیش کریں۔

چونکہ انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب، چیئرمین، مجلس رخصت پر ہیں۔ لہذا کن مجلس محترمہ سپوشنگ میں اچکزئی صاحبہ! مجلس کی روپورٹ پیش کریں۔

محترمہ سپوشنگ میں اچکزئی: شکریہ میدم اپیکر! میں رکن مجلس عمومی برائے قواعد و انصباط کار و استحقاقات، چیئرمین کی جانب سے قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے مختلف قواعد میں تراہیم کی بابت مجلس کی روپورٹ پیش کرتی ہوں۔

میدم اپیکر: روپورٹ پیش ہوئی۔ چیئرمین، مجلس عمومی برائے قواعد و انصباط کار و استحقاقات قواعد و انصباط کا ر بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے مختلف قواعد میں تراہیم کی بابت تحریک پیش کریں۔

محترمہ سپوڈمئی اچکزئی: میں رکن مجلس عومی برائے قواعد و انصباط کار و استحقاقات، چیئرمین کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء میں تراجمیم کی بابت مجلس کی رپورٹ کی سفارشات کے بوجب فی الفور زیر گور لایا جائے؟

میڈم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے مختلف قواعد میں تراجمیم کو مجلس کی سفارشات کے بوجب فی الفور زیر گور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے مختلف قواعد میں تراجمیم کو مجلس کی سفارشات کے بوجب فی الفور زیر گور لایا جاتا ہے۔ چیئرمین، مجلس عومی برائے قواعد و انصباط کار و استحقاقات! قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے مختلف قواعد میں تراجمیم کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

محترمہ سپوڈمئی اچکزئی: میں رکن مجلس عومی برائے قواعد و انصباط کار و استحقاقات، چیئرمین مجلس عومی برائے قواعد و انصباط کار و استحقاقات کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء میں تراجمیم کی بابت مجلس کی رپورٹ کی سفارشات کے بوجب منظور کیا جائے؟

میڈم اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے مختلف قواعد میں تراجمیم کو مجلس کی سفارشات کے بوجب منظور کیا جائے؟ یہ کونمنٹ کی side سے پلیز مجھے آوازنیں آرہی۔ پلیز ایسے نہیں بات کریں طاہر محمود صاحب پلیز۔ جی آیا یہ تحریک منظور کیا جائے؟ منظور۔ تحریک منظور ہوئی۔ قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے مختلف قواعد میں تراجمیم کو مجلس کی سفارشات کے بوجب منظور کیا جاتا ہے۔

میڈم اسپیکر: سینما گھروں میں امتناع تمباکو نوشی کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2018ء) بلوچستان منسوخی کا پیش کیا جانا۔ وزیر صحت! سینما گھروں امتناع تمباکو نوشی کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2018ء)، بلوچستان منسوخی کا مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2018ء پیش کریں۔ جی منستر ہیلاتھ۔

جناب عبدالماجد ابدول (وزیر ملکہ صحت): میں وزیر صحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینما گھروں میں امتناع تمباکو نوشی کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2018ء) بلوچستان منسوخی پیش کرتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: سینما گھروں میں امتناع تمباکو نوشی کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2018ء) بلوچستان منسوخی کا مسودہ قانون نمبر 19 مصدرہ 2018ء پیش ہوا۔ لہذا مسودہ قانون نمبر

19 کو قواعد و انصباط کا رہ بلوچستان صوبائی اسمبلی محریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تحت متعلقہ قائمہ کمیٹی کے پرد کیا جاتا ہے۔

وزیر صحت! بلوچستان کم سنوں کی تمبکونوشی بلوچستان منسوخی کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2018ء) پیش کریں۔

وزیر محکمہ صحت: میں وزیر محکمہ صحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کم سنوں کی تمبکونوشی کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2018ء) بلوچستان منسوخی پیش کرتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: بلوچستان کم سنوں کی تمبکونوشی بلوچستان منسوخی کا مسودہ قانون مصدرہ 2018ء (مسودہ قانون نمبر 20 مصدرہ 2018ء) پیش ہوا۔ لہذا مسودہ قانون نمبر 20 کو قواعد و انصباط کا رہ بلوچستان صوبائی اسمبلی محریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تحت متعلقہ قائمہ کمیٹی کے پرد کیا جاتا ہے۔

جی نصراللہ زیرے صاحب You are on the point of public importance
جناب نصراللہ خان زیرے: میڈم اسپیکر! ایک میرا نقطہ ہے کہ جب سے یہ موجودہ سیشن شروع ہوا ہے ہر دن کورم کا مسئلہ رہتا ہے۔ آج بھی اگر اپوزیشن کے غالباً یہاں ہمارے پاس 16 اراکین موجود ہیں۔ اور اسکے بدلتے حکومت کے محض آٹھ بندے شاید اس وقت بھی نہیں ہیں۔ تو اتنی غیر سنجیدگی ہے کہ وہ نہ اجلاس کو توجہ دیتے ہیں، نہ حکومتی امور کو توجہ دیتے ہیں۔ اگر آج ہم پھر نکل جائیں تو آپ کا آج کورم پھر ٹوٹ رہا ہے، حسپ معمول۔ تو ہم نہیں نکلیں گے نا۔ لیکن میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ حکومت کو آپ متنه بھ کریں میڈم اسپیکر صاحب! کہ وہ حاضری کم از کم دے دیں۔ منظر ہیں، حلف اٹھائے ہیں، مراعات لے رہے ہیں لیکن یہاں عوام کے مسائل ابھی discuss ہو رہے ہیں ہم کس کے سامنے رونا پڑیں؟

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: دوسرا میرا پوائنٹ یہ ہے جو public interest میں ہے۔

میڈم اسپیکر: آپ نے ایک پوائنٹ کا کہا تھا۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اچھا! پھر بعد میں میں ایک public interest میں ایک نقطہ ہے، پھر میں اُس پر بات کروں گا۔

میڈم اسپیکر: جی۔ رحمت بلوچ صاحب! آپ نے بات کرنی تھی۔

جناب رحمت علی صاحب بلوچ: اہم مسئلہ ہے۔ آپ کا شکریہ کہ مجھے موقع دیا۔ میں اس ایوان کے سامنے رکھنا

چار ہاہوں کے ان جیئنرگ نگ یونیورسٹی خضدار کا ایک بل پیش ہونے جا رہا ہے اسمبلی میں جس سے دو تین دن پہلے ہم تمام دوست بیٹھے ہوئے تھے۔ اُس میں بہت سارے لوگوں کو شاید ہمیں بھی کچھ دوستوں کی طرف سے جو بریف کیا گیا۔ اُس میں ہمیں بہت سارے خدشات ہیں کہ وہ کمیٹی کے پاس چلا گیا ہے۔ لیکن جس طرح میڈیکل یونیورسٹی بل پر چیئر کی مہربانی سے، اُس نے ایک دو اپیش ممبر زیا اپیش کمیٹی کی اجازت دی۔ ہم نے بیٹھ کے وہ تمام بل کو اُس کی سرجری کی۔ اے ٹوزیدا اسکی پوری چھان بین کی اُسکے بعد پھر اُسی کمیٹی کے ساتھ مل کے ٹیبل کرایا اور خوش اسلوبی سے پاس ہوا۔ لہذا میری گزارش ہے آپ سے کہ آپ اسمبلی قواعد و انصباط کا رکے through ایک اپیش کمیٹی تمام جو دوست موجود ہیں، ممبر ز اسمبلی کے، اُن پر مشتمل ایک کمیٹی ہوتا کہ اس بل پر سیر حاصل بحث ہو۔ اور ان چیزوں کو دیکھ لیں۔

میڈیم اسپیکر: ٹھیک ہے رحمت صاحب! آپ کا پوائنٹ آگیا۔ آپ نے چیمبر میں بھی مجھ سے بات کی تھی۔ سپوڑ میں صاحبہ! آپ اسی پر بات کرنا چاہی ہیں؟ میں آپ کو موقع دیتی ہوں۔ ذرا یہ conclude کرلوں۔ آپ نے مجھ سے چیمبر میں بات کی تھی۔ یہ already جو کہ یہ دیسے اسمبلی میں پیش ہو پکا تھا۔ اور اُسکے بعد اُسکے لیے گیا ہے کہ اُسکی تمام جو بھی چیزیں ہیں، اُسکی گہرائی کو دیکھا جائے۔ اور اُس پر بحث کی جائے۔ اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے ہے۔ اور اُس پر کام ہو رہا ہے۔ کمیٹی اپنی تجاویز اُسیں دے گی۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اسکا part بننا چاہتے ہیں تو میں آپ کو اسکا حصہ بنادیتی ہوں۔ اور جو بھی ممبر بننا چاہتا ہے، وہ مجھے اپنے نام دے دیں۔ تاکہ وہ جو بھی کیونکہ اسٹینڈنگ کمیٹی وہ فورم ہے جس میں کھل کر آپ بات کرتے ہیں۔ اور بات چیت سے مسائل حل ہوتے ہیں۔ تو یقیناً جو بھی ممبر اُس کا حصہ بننا چاہتے ہیں میں میں اُسکو بنادیتی ہوں۔ بہت زیادہ نہیں لیکن اب آپ ایک ایک ممبر ہے جو کہ پارٹی کی نمائندگی کر لیں۔ یا اپنی reservations واقعی genuine reservations ہیں، وہ کر دیں۔ تو مجھے آپ چیمبر میں بھی نام دے سکتے ہیں۔ will، رحمت صاحب! آپ تو ہیں اُس کا ممبر، کمیٹی کا حصہ۔ اور نصر اللہ زیرے صاحب! آپ بھی بننا چاہتے ہیں؟ نصر اللہ زیرے صاحب کو بھی میں، نہیں، ہر پارٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ کے بڑے genuine reservations ہیں، جن ممبر کے ہیں، اس طرح تو یہ کمیٹی بہت بڑی کمیٹی ہو جاتی ہے۔ آپ کی اگر genuine reservations ہیں تو آپ ضرور دیں۔ جی، ٹھیک ہے؟ thank you very much. جی thank you. تو یہ رحمت بلوج صاحب اور نصر اللہ زیرے صاحب کو کمیٹی کا حصہ بنایا جاتا ہے تاکہ اُسیں وہ شامل ہو کر کے اپنی reservations دے دیں۔

جناب رحمت علی صاحب بلوج: ہم مشورہ کرتے ہیں وہ آپ کے چیمبر میں ہم آپ کو نام دے دیں گے۔

میڈم اسپیکر: جی ٹھیک وہ already اس کمیٹی میں ہے، اور بڑا اچھا وہ conduct ہو رہا ہے۔ جی زیارت وال صاحب! You are on point of public importance! یہ پہلے کھڑے تھے میں ان کو موقع دے دوں پھر آپ بولیں۔ جی سردار عبدالرحمن صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتران: میڈم اسپیکر! اس اسمبلی کے بھی دو مہینے بچ گئے۔ پہلے دن سے آج ابھی ایک آدھ اجلاس اور ہوگا اور ایک بجٹ اجلاس ہوگا پھر نئے چہرے کوں کہاں ہوگا میں سلام پیش کرتا ہوں اور جتنے موجود ہیں ابھی چہرے، ان کو میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ ہمارے بہت قبل احترام مہمان ہیں مہربانی ہے ان کی۔ میڈم اسپیکر! آپ کی رونگ آئی میں احتجاج کیا تمام ساتھی بولے۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ بھینس کے آگے بین بجانا۔ ہم ان کو تو بھینس نہیں بول سکتے اپنے کو ہم بھینس بولتے ہیں وہ بین بجانے والے ہیں تو میں ان کو سیلیوٹ پیش کرتا ہوں ان خالی کرسیوں کو کہا تا بوجھ ساڑھے چار پانچ سال انہوں نے پیرو کریں کا بوجھا ٹھایا اور ابھی تک وہ زندہ سلامت ہے کوئی بھی نہیں ٹوٹی ہے۔

میڈم اسپیکر: سیکرٹری صاحب! آپ یہ ان کا پہلے بھی آیا تھا اور میں نے آپ سے کہا تھا کہ لیٹر اشوکریں آپ نے لیٹر اشوکیا تھا؟ سیکرٹری اسمبلی جی بھیجا تھا آپ کو کوئی اُس کا جواب آیا؟ ٹھیک ہے آپ سیکرٹری، چیف سیکرٹری صاحب سے کہیں کہ آپ کو چیبر میں میڈم بلارہی ہیں اس طرح لکھیں جی۔

سردار عبدالرحمن کھیتران: میں بار بار میڈم اسپیکر! کس لیے نشاندہی کرتا ہوں کہ میں قیدی ہوں آپ کی مہربانی سے آپ میرا production order جاری کرتی ہے میں آ جاتا ہوں تو میرے حلقة کے کام ہے دوستوں کی مہربانی سے میں پھر نام لوں گا پھر کچھ لوگ ناراض ہو جائیں گے۔ پانچ سال سے آ غالیاقت صاحب کی وجہ سے میں کسی اور کا نام نہیں لیتا ہوں۔ ان کی مہربانی سے کوئی میں مجھے مقید کیا گیا ہے۔ تو سیکرٹری صاحبان اگر ادھر تشریف لے آئیں تو میرے حلقة کا کوئی چھوٹا موٹا کام ہوتا ہے میں ان کے آگے ہاتھ جوڑ کر لیکن گیلریوں میں اللہ اللہ خیر سلا۔

میڈم اسپیکر: آپ کو ہاتھ جوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیتران: تو یہ میڈم اسپیکر! ہماری اسمبلی کی پوزیشن یہ ہے پھر ہم یہاں دعوے کرتے ہیں کہ جی ہم اپنے جو سی ایم کے ماتحت جو منشروعوں کے ماتحت ہیں، ہم ان کو اس دن کرسیوں تک نہیں لاسکیں۔ تو آگے کیا ہو گا اور اس پر 30 کو۔

میڈم اسپیکر: عاصم کرد گیلو صاحب آپ گورنمنٹ کی طرف سے کیونکہ ہم نے اس دن بھی بھی کہا تھا اور آپ

نے یقین دہانی کرائی تھی۔

سردار عبدالرحمن کھیتران: 30 تاریخ کو میڈم اسی ایجکوکشن اور ہیلتھ پر میں بحث کروں گا کہ پھر ادھر کیا ہوا ہے نال۔ شکریہ۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیر حکومہ مواصلات و تعمیرات): اس سے پہلے بھی متعدد بار اس کی موجودگی میں اس فلور پر ہمارے آزیبل سی ایم نے ان سے کہا تھا۔

میڈم اسپیکر: آپ چیف سیکرٹری صاحب سے بات کریں اور انہیں بولیں کہ instruction دیں ہم آڑ رہیں کرچکے ہیں اور میں اپنے چیمبر میں بھی ان کو بلااؤں گی۔

وزیر حکومہ مواصلات و تعمیرات: بی بی! ان کو آڑ رتو کیے تھے پہلے بھی سی ایم صاحب نے کہا مگر وہ نہیں آتا ہے اس کا سخت نوٹس لیا جائیگا اور آئندہ ہم سردار صاحب کو یقین دہانی کرتے ہیں۔

میڈم اسپیکر: 30 کے اجلاس کو۔

وزیر حکومہ مواصلات و تعمیرات: تمام سیکرٹری آکر بیٹھیں گے اگر وہ نہیں آئیں تو ہم بھی نہیں آئیں گے۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے شکریہ۔

وزیر حکومہ مواصلات و تعمیرات: سردار صاحب ٹھیک ہے۔

میڈم اسپیکر: جی زیارت وال صاحب! نہیں پلیز زیارت وال صاحب پہلے کھڑے تھے میں نے ان کو موقع دیا تھا۔ پلیز زیارت وال صاحب دو منٹ آپ بیٹھیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران: میں حاضر ہوں سی ایم کا بہت مشکور ہوں وہ تو تشریف لاتے ہیں باقی ان کے تو already نہیں آ رہے ہیں۔

میڈم اسپیکر: سردار صاحب! آپ دیکھیں بغیر اجازت کے کھڑے ہو گئے آپ پلیز تشریف رکھیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران: نہیں میڈم اسپیکر! ایک گزارش ہے۔

میڈم اسپیکر: میں زیارت وال صاحب کو فلور دے چکی ہوں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران: ایک سینڈ۔

میڈم اسپیکر: سردار صاحب میں نے آپ کو اجازت نہیں دی۔

سردار عبدالرحمن کھیتران: اگر یہ جیسے یقین دہانی کراہا ہے میڈم اسپیکر! اگر وہ سیکرٹری صاحبان نہیں آئیں تو میں یہ میرے ساتھ ادھر بیٹھ کر احتجاج کریں گے۔

میڈم اسپیکر: آپ بغیر اجازت کے بول رہے ہیں نہیں پلیز آپ بیٹھ جائیں پلیز۔ جی زیارت وال

صاحب Floor is with you

قائد حزب اختلاف: میڈم آپ کا شکر یہ میں تین چار مرتبہ پہلے بھی کھڑا ہوا ہوں۔

میڈم اسپیکر: جی میں نے تین چار مرتبہ آپ کو موقع دینے کی کوشش کی۔ لیکن ہمارے مجرم شاید قواعد کو بار بار پڑھیں پھر بھی سمجھ نہیں سکیں۔

قائد حزب اختلاف: اور تحریک التوا یہاں پڑی تھی آپ اپنے سیکرٹری کے کاغذ کو اٹھا کر، میں صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ضلع میں ہزاروں پوٹھیں خالی ہیں اگر اس میں سینکڑوں بھی ہوں گے میں مستغفی ہو جاتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: sorry کیا تھوڑا ذریعہ بولیں۔

قائد حزب اختلاف: میڈم! آپ سن لیں نا۔

میڈم اسپیکر: زور سے بولیں نا، ہم یہی کہیں رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: میڈم! آپ ذرا سن لیں نا۔

میڈم اسپیکر: آپ کی آذان نہیں آرہی ذرا مائیک اپنی طرف کر لیں۔

قائد حزب اختلاف: بات یہ ہے کہ میڈم! اگر آپ بروقت کسی چیز کو نہ لیں گے۔

میڈم اسپیکر: جی۔

قائد حزب اختلاف: اس وقت منظر بیٹھا ہے اور وہ جا رہے ہیں ان کے پاس پوٹھیں ہیں testing service بھی مقرر کر دی ہے۔ ہم پرانے ان چیزوں پر لگے ہوئے ہیں اور اس میں کہہ رہے ہیں کہ اس میں لاکھوں روپوں کی کریشن ہوئی ہے۔

میڈم اسپیکر: جی۔

قائد حزب اختلاف: میں تو آپ کے سامنے کھڑا ہوں دو سال میں رہا ہوں ایک پائی اگر کسی نے ثابت کی ناک کٹواؤں گا۔ لیکن میڈم کیا مذاق ہے۔ نہیں کرو خدا کے لیے مذاق تو نہیں ہے تحریک التوالائے ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ لاکھوں روپے لیا ہے نام بھی بتاؤ۔

میڈم اسپیکر: یہ بحث کے لیے منظور ہو گئی ہے نا۔

قائد حزب اختلاف: سن لو نا! میڈم آپ سن لیں نا۔ بات یہ ہے میں اس پر جاتا ہوں آپ یہاں موجود ہیں منظر صاحبان یہاں موجود ہیں کتنے دنوں سے ہم کہہ رہے ہیں اور یہی مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ بیورو کریمی کو یہاں

بلائیں۔ ایک بھی آدمی نہیں آتا ہے۔ آج یہ تحریک التوا ہے اس کا سیکرٹری کیوں نہیں ہے؟ ایجوکیشن کا سیکرٹری کیوں نہیں ہے اس کو پتہ کیوں نہیں ہے کہ اسمبلی میں یہ چیز ہیں؟ نہیں آپ بیٹھے رہیں آپ کس سے معلومات لیں گے؟ question آ جاتے ہیں سیکرٹری آپ کو feed کریگا۔ میڈم اسپیکر! یہ اس طریقے سے نہیں ہوا کرتا مطلب بات یہ ہے کہ آپ کی بات منстроں کی بات۔

وزیر حکومت تعلیم: یہ آج آیا ہے۔

قائد حزب اختلاف: تحریک التوا ہوتی یہی ہے اس کو اس لیے بلا تے ہیں کہ آپ بیٹھے رہیں کچھ بھی آ جاتا ہے آپ اس کا جواب دیں گے اس کو feed کریں گے۔ وہ آپ کو feed کریں گے آپ اس کو plead کریں گے۔ آپ کریں گے۔ آپ کریں گے۔ تو کیا کریں پھر زیارت وال صاحب آپ کہتے ہیں کہ میں ہتھکڑی لگا کر سیکرٹریز کو لے آؤں؟ آپ کے سیکرٹری کو آپ کہتے ہیں کہ آپ نے نوش لیا ہے۔

میڈم اسپیکر: تو کیا کریں پھر زیارت وال صاحب آپ کہتے ہیں کہ میں ہتھکڑی لگا کر سیکرٹریز کو لے آؤں؟ میرا جو اختیار ہے میں وہی کروں گی پلیز۔

قائد حزب اختلاف: نہیں میڈم اسپیکر آپ Custodian of the House کی حیثیت سے۔
میڈم اسپیکر:

میڈم اسپیکر: پلیز۔ پلیز۔

قائد حزب اختلاف: Madam! Custodion of the House کی حیثیت سے۔

میڈم اسپیکر: آپ گورنمنٹ کو میں یہ ریکویسٹ کر سکتی ہوں۔ جی۔

قائد حزب اختلاف: آپ چیف سیکرٹری کو اپنے چیمبر میں بلا سکتی ہیں۔

میڈم اسپیکر: چیف سیکرٹری صاحب کو میں نے بلا یا تھا وہ اس وقت out of station تھا جی۔

قائد حزب اختلاف: دیکھیں آج out of station ہے۔

میڈم اسپیکر: نہیں آج نہیں وہ کافی دنوں سے out of station ہے۔ میں نے انہیں فون کیا تھا وہ out of station ہے۔

قائد حزب اختلاف: اب اجلاس شروع ہوا ہے وہ اس دن سے out of station ہے۔

میڈم اسپیکر: وہ out of station ہے جی ہاں۔

قائد حزب اختلاف: میڈم ایسا نہیں ہے۔

میڈم اسپیکر: ایسا ہی ہے۔

قائد حزب اختلاف: اس دن سے۔

میڈم اسپیکر: ایسا ہی ہے میں نے دو فتح ان کوفون کروایا انہوں نے کہا وہ out of station ہے۔

قائد حزب اختلاف: میڈم! آپ اس کو بلا سکتے ہیں میڈم! ہم تو فریاد کریں گے آپ کو کریں گے۔

میڈم اسپیکر: جی فریاد کریں ناں آپ instruction تو نہ دیں۔

قائد حزب اختلاف: میڈم پہلے دن میں نے آپ سے کہا تھا ہم ابھی اپوزیشن میں آگئے ہیں ہم انحصار آپ پر

کریں گے۔ Custodian of the House کی حیثیت سے آپ ہمیں protect کریں گے آپ

ہمیں protect نہیں کرتے ہیں یور و کریمی کو پابند نہیں بنا سکتے ہیں وہ حاضری نہیں دے رہے ہیں۔ نظر، ہم کل

جائیں، ان کا کورم پورا نہیں ہے تو ہم کیا کریں؟ ابھی قانون ہے میڈم! آپ سن لیں یہ جو قوانین آئے ہیں، ہم

پاکستان میں سب سے بیچھے ہیں یا اسمبلی جو کچھ آیا ہے ذمہ داری سے ہم اس کو پاس کروانا چاہتے ہیں تاکہ ہم بھی تھوڑا

آگے چلے جائیں۔ لیکن یہ ذمہ داری کس کی ہے کورم پورا کرنے کی ذمہ داری کس کی ہے؟ یہ تو اس سائینڈ پر آپ نہ

ڈالیں کورم پورا کرنے کی ذمہ داری تو گیلو صاحب کی ہے۔ اس وقت وہ وہاں بیٹھے ہیں ٹریڑری پخز کی ہے۔ وہ خود

نہیں آتے ہیں تو اگلے والوں کو کیسے پابند کریں گے؟ یہ کیسے ہوگا تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ چیزیں اس طریقے سے

ہیں۔ حیوانات کے آج جولا یو اسٹاک کے questions ہیں۔ آپ پوچھ لیں لا یو اسٹاک کا سیکرٹری یہاں موجود

ہے؟ اُس کو یہاں۔ اُس دن تو اس کی حاضری یہاں must تھی۔ اب کون پابند کریگا چیزیں چلا میں تو ہم اسی پر ہی

چیختے چلاتے رہیں گے لیکن بات یہ ہے کہ یہ باتیں اس طریقے سے نہیں ہیں اُسکو یہاں موجود ہونا لازمی تھا ضروری

تھا آپ اپنے طور پر ہاؤس کی جانب سے ہم آپ سے request کر رہے ہیں آپ اس کی explanation

کریں کہ آپ کے سوال تھے اور سوال کے دن آپ کے دفتر کا کونسا نمائندہ یہاں موجود تھا؟ کوئی نہیں ہے کہنے کا

مقصد یہ ہے کہ چیزیں اس طریقے سے نہیں ہو سکتیں نہ اس طریقے سے چل سکتیں۔ ہم کب تک اپنے طور پر یہ کرتے

رہیں گے۔ ہم آپ کو ریکوویٹ کرتے رہیں گے اور آپ کی request سے میں میڈم ابھی اس کو complete

کرتا ہوں۔ میڈم! جو کچھ انہوں نے آپ کو دیا ہے میں ابھی آپ کو اس پیشگوئی کرتا ہوں تحریک التوا کے لیے بحث

کے لیے منظور ہوئی ہے یہ رولز کے خلاف ہے۔ میں ایسا نہیں بیٹھتا کہ میڈم! میں جہاں آ جاتا ہوں بیٹھ جاتا ہوں

کم سے کم اسمبلی کو جہاں بھی بیٹھتا ہوں چلانے کے طریقہ کار ہے۔ رولز ہیں اپنے تین سال پہلے لوگوں کو لگایا گیا

ہے۔ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے۔ طاہر صاحب سے غلطی ہوئی تھی کہا ”کہ جتنے لوگ رہ گئے ہیں میرٹ پر ہم اس سب

- کو لگائیں گے وہ کاغذات لائیں، ہم نے میرٹ پر ہم نے جو پوٹھیں اعلان کی تھیں اُس وقت گورنمنٹ کے طور پر۔
- میڈم اسپیکر:** زیارت وال صاحب! آپ اس وقت کس روں کے تحت بات کر رہے ہیں؟
- قائد حزب اختلاف:** میڈم! پانچ ہزار پوٹھیں ہم نے اعلان کی تھیں۔
- میڈم اسپیکر:** ابھی وہ منظور ہو گئی 30 کو آپ یہ ساری باتیں کریں۔
- قائد حزب اختلاف:** میڈم! آپ روز کے خلاف منظور کیا ہے۔
- میڈم اسپیکر:** یہ بھی 30 تاریخ کو آپ کریں۔
- قائد حزب اختلاف:** میڈم! یہاں آپ کے لئے نہیں پڑا جو آپ کہتے ہیں مجھے کہتے رہیں۔
- میڈم اسپیکر:** یہ بات بھی آپ 30 تاریخ کو کر لیں ٹھیک ہے۔
- قائد حزب اختلاف:** میں اسی پر بات کروں گا اس طریقے سے روانگ نہیں ہوا کرتی۔
- میڈم اسپیکر:** یہ بھی آپ کو اس وقت کہنا چاہیے تھا۔
- قائد حزب اختلاف:** بابا! اُس نے کر دیا ہے تو اسی پر میں بات کر رہا ہوں۔ میں بھی آخر اسمبلی کا ممبر ہوں۔
- میڈم اسپیکر:** زیارت وال صاحب۔
- قائد حزب اختلاف:** میں بھی اسمبلی کا ممبر ہوں آپ اپنے روز اٹھائیں۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت۔
- (مداخلت) میں اُن کے ساتھ بات رہا ہوں آپ اس پر بات کریں گے تو اٹھ کر اپنی بات کریں سردار صاحب ایسا نہیں ہے میں ہاؤس۔
- میڈم اسپیکر:** زیارت وال صاحب! چیزیں بھی آپ سے اس advisory پر بات ہوئی اُس وقت بھی آپ نے یہ پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا آپ نے یہاں بھی جب create situation ہوئی تھی آپ نے اُس وقت بھی یہ بیان نہیں کیا۔ آپ بالکل end میں آ کر کیا کہہ رہے ہیں۔
- قائد حزب اختلاف:** میں اٹھا تھا نہیں آپ تین مرتبہ اٹھ گئے۔
- میڈم اسپیکر:** نہیں اُس وقت آپ نہیں اٹھے تھے اس وقت آپ نہیں اٹھے تھے۔
- قائد حزب اختلاف:** اُس وقت اٹھا۔
- میڈم اسپیکر:** اُس وقت آپ نہیں اٹھے تھے۔
- قائد حزب اختلاف:** میڈم! میں یہاں ثابت کرتا ہوں کمرے لگے ہوئے ہیں اگر میں نہیں اٹھا تھا تو مجھے جو بھی سزا۔

میڈم اسپیکر: اس وقت آپ نے کہا کہ میں اس۔ آپ نے یہ کہا بھی نہیں تھا۔

قاائد حزب اختلاف: میڈم! ایسا نہیں ہے دیکھیں! آپ سن لیں آپ کے کیمرے لگے ہوئے ہیں چیلنج کرتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: آپ 30 تاریخ کوٹھیک ہے۔

قاائد حزب اختلاف: آپ کے کیمرے لگے ہوئے ہیں۔

میڈم اسپیکر: پلیز آپ مجھ سے بحث نہ کریں 30 تاریخ کو آپ اس پر بحث کر لیں۔

قاائد حزب اختلاف: admissibility کے دوران میں تین مرتبہ اٹھا ہوں آپ نے فلورنیں دیا ہے کے کیمرے لگے ہیں اٹھاتے ہیں اس میں دیکھتے ہیں کہ کیا تھا۔

میڈم اسپیکر: 30 تاریخ کو آپ اس پر یہ پوائنٹ لائے گے کہ غلط ہے یا صحیح ہے۔

قاائد حزب اختلاف: 30 تاریخ کو میں آؤں گا ہی نہیں۔

میڈم اسپیکر: 30 تاریخ کو آپ یہ بھی ثابت کر دیں کہ یہ غلط ہے یا نہیں ہے۔

قاائد حزب اختلاف: 30 تاریخ کو میں بحث نہیں کروں گا۔

میڈم اسپیکر: وہ آپ کی مرضی ہے۔

قاائد حزب اختلاف: اور نہ ہی آپ اس کو آگے لے جاسکتے ہیں۔ یہ ایسی کی ایسی ہے۔

میڈم اسپیکر: میری بات سینیں جب یہ ہاؤس نے accept کیا ہے میں نے نہیں کیا ہے جو آپ یہ کہہ رہے ہیں ہم اس کو پیش کر سکتے ہیں۔ جی نہیں یہ ہاؤس ہے۔

قاائد حزب اختلاف: میں کھڑا ہو گیا ہوں آپ کے کیمرے شرط لگاتا ہوں کیمرے آپ نکالیں۔ ان کیمروں میں اگر میں کھڑا نہیں ہوا ہوں۔

میڈم اسپیکر: دیکھیں! یہ ہاؤس نے accept کیا ہے یا reject کیا ہے I can ask the

House اگر آپ اس وقت بھی کہہ دیتے کہ جی یہ آپ غلط کر رہی ہے تو اس وقت بھی یہ پوائنٹ آ جاتا لیکن آپ

درمیان میں اٹھنے آپ نے اپنی بات کہنے کی کوشش کی کہ جی یہ غلط ہو رہا ہے یا صحیح ہو رہا ہے مجھے کیا پتہ کھڑے ہو کر public of point

قاائد حزب اختلاف: میں اتنا لٹھا کر سکتا ہوں کہ کھڑا ہو جاؤں گا باقی اگر آپ اجازت دیں گے ٹھیک ہے اگر

اجازت نہیں دیں گے میں بیٹھ جاؤں گا۔

میدم اپیکر: یہ مناسب نہیں ہے زیارتوال صاحب اس طرح سے۔ آپ یہ بات advisory میں ہمیں inform کر سکتے تھے لیکن آپ نے ادھر بھی یہ بات نہیں کی۔ بہر حال اب یہ چیز ہو گئی۔ ایک منٹ ہم اس پر بات کر رہے ہیں۔ 30 تاریخ کو آپ اسے ثابت کر دیں غلط ہے یا صحیح ہے۔ جی۔

وزیر ملکہ مواصلات و تعمیرات: میدم! آپ نے اُسی دن بات کی ہے کہ کورم کا مسئلہ ہے۔ میں اس کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری پارٹی میں بھی اس میں بحث ہوئی واقعی یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ کورم پورا کرے۔ اور میں اسکو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ ہم اپنا کورم پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

میدم اپیکر: گلیو صاحب اور یہاں میں ایک بات کہہ دوں زیارتوال صاحب۔

فائدہ حزب اختلاف: two-points

وزیر ملکہ مواصلات و تعمیرات: اور میں یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ آج کوئی سکریٹری نہیں آیا ہے آئندہ سارے آئیں گے۔

میدم اپیکر: زیارتوال صاحب نے two points اٹھائیں ایک کورم کا اٹھایا۔ دیکھیں جب میں اسی ہاؤس کو چلا رہی تھی جب یہ گورنمنٹ میں تھے تو بعض دفعہ یہ situation بھی ہوتی تھی کہ یہاں پانچ لوگ بیٹھے ہوتے تھے لیکن اپوزیشن بیٹھ کر کورم کی بار بار نشاندہ نہیں کرتی تھی، Legislation ہم نے کرنی ہے 8 بندے ہیں 10 بیٹھے ہیں 14 بیٹھے ہیں، اگر آپ لوگ serious ہیں یہ ہاؤس آپ سب کا ہے۔ یہ ہاؤس صرف میر انہیں ہے یہ ہم سب کا ہاؤس ہے۔ اگر آپ Legislationa کے لیے سمجھیدہ ہیں آپ آئیں بیٹھیں۔ باقی منظر بھی آئے ہیں بیٹھے ہیں کر رہے ہیں۔ یقیناً یہ صحیح بات ہے کہ گورنمنٹ کو چاہیے ان کے منظر کو چاہیے کہ بار بار ہم یہ رو لنگ دے رہے ہیں کہ وہ آئیں آ کر یہاں اپوزیشن جو بھی قراردادیں لارہی ہے یا آپ لارہے ہیں۔ اس کی کارروائی میں حصہ لیں۔ جو بھی اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لے گا سب سے اہم اس وقت اسمبلی ہے، اب ہمارے رولنگ کے مطابق ہم یہ تو نہیں کر سکتے کہ ہم ممبروں کو پکڑ کر لائیں اور اس کو یہاں بٹھائیں جو آپ بار بار مجھے a custodian یہ کہہ رہے ہیں کہ میں تو یہی کہہ سکتی ہوں نا۔ رولنگ کے تحت ہم request کر سکتے ہیں گورنمنٹ کو کہ آپ تشریف لائیں اور یہاں آ کر کریں یہ مسئلہ تمام assemblies میں چل رہے ہیں۔ اس میں جس حد تک اپیکر کا اختیار ہے وہ یہ کہہ سکتے ہیں یا کہہ سکتا ہے کہ آپ اپنا کورم کی اتنی ذمہ داریوں کا احساس کریں، Being a Member either your are sitting on the treasury benches or either you are sitting in the opposition.

ہے۔ جہاں تک سیکرٹریز کی بات ہے۔ میں نے یہ بھی لکھا میں نے بات کی یقین دہانی بھی ہوئی۔ یہ میں ابھی کی بات نہیں کر رہی اب اگر Leader of the House Government گورنمنٹ، وزراء بار بار یقین دہانی کر رہے ہیں۔ بار بار یقین دہانی کراچے ہیں۔ جب آپ لوگ گورنمنٹ میں تھے تو اس وقت بھی آپ لوگ بار بار یقین دہانی کراچے کہ آپ کے سیکرٹریز یہاں آئیں گے۔ لیکن میں نے، سردار عبدالرحمن ہمیت ان صاحب! جب آپ لوگ اس گورنمنٹ میں تھے دس دفعہ یا آپ لوگوں نے یقین دہانی کرائی کہ سیکرٹریز آئیں گے وہ یہاں آکے بیٹھنے کو تیار ہو گئے لیکن سیکرٹریز نہیں آئے۔ تو یہ کس کی ذمہ داری ہے؟ یہ آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ سیکرٹریز کو پابند کریں کہ وہ یہاں آئیں۔ میں اس وقت رولنگ دے رہی ہوں۔ تو یہ چیز جو ہے آپ لوگ اس طرح سے دیکھیں یہ نہیں کریں کہ جی میرا جو اختیار میرے constitution کے مطابق میرے رولنگ کے مطابق ہیں، میں اس حد تک جاتی ہوں۔ باقی نہیں کہیں کہ میں یہ directions، ایسی کوئی ایک رولنگ دونوں جو کہ قواعد کے خلاف ہوں۔ میں کسی کو زبردستی اسلامی میں نہیں لاسکتی۔ میں بھی چیف سیکرٹری سے کہوں گی جو ہید آف ڈیپارٹمنٹ ہے۔ اور اس کا ایک طریقہ کار ہے کہ جی! میں اسے یہ لکھوں گی یا اس سے فون پر بات کروں گی۔ یا میں چیمبر میں بُلاوں گی۔ تو یہ دو تین چیزیں کرچکی ہوں تیری چیز کے لیے میں نے انہیں request کرنا تھا لیکن وہ کوئی نہ میں موجود نہیں تھے۔ اور یہ باتیں چیمبر میں ہونی چاہیں کچھ ایسی چیزیں ہیں جو ہم چیمبر میں بیٹھ کے بات کر سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: میڈم اسپیکر!

میڈم اسپیکر: جی۔

قائد حزب اختلاف: یہ ہمیں پتہ ہے۔ میڈم! آپ کے ساتھ چیمبر میں بات کر یں گے۔ اسکا ہمیں پتہ ہے لیکن میڈم میں صرف ریکارڈ کی درستگی کیلئے، اگر آپ اجازت دیں گے میں بات کروں گا۔

میڈم اسپیکر: آپ کو روم کیلئے بات کرنا چاہرے ہے ہیں؟ اس کو روم کے point of view پر؟

قائد حزب اختلاف: نہیں میں آپ کے ریکارڈ کی درستگی کیلئے اپنا point of view آپ کو دینا چاہتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: نہیں، کس ایشور پر آپ نے بات کرنا ہے۔ آپ نے تین ایشور اٹھائے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: میں اس پر بات کروں گا کہ جب ہم وہاں تھے تو آپ لوگوں کا کبھی کو روم پورا نہیں ہوا کرتا تھا۔

میڈم اسپیکر: نہیں، میں نے کہا بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا تھا کہ مل کر چلتے تھے۔

قائد حزب اختلاف: آپ سن لیں نا۔

میڈم اسپیکر: جی۔ میں آپ کی بات کو correct کر رہی ہوں۔

قائد حزب اختلاف: میڈم! بات کرتے ہوئے، انسان کو چیزوں کے درمیان تمیز کرنی چاہیے۔ نئی جو گورنمنٹ بنی ہے۔ اور پہلا اسمبلی سیشن ہے۔ ایک دن بھی انہوں نے کورم پورا نہیں کیا ہے۔ میڈم! یہ اور وہ سیشنوں میں کبھی کبھی ہو جاتا تھا۔ وزیر اعلیٰ نہیں ہیں۔ فلاں نہیں ہے فلاں نہیں ہے۔

میڈم اسپیکر: جی میں نے یہی کہا ہے، بعض دفعہ ایسا ہوا ہے۔

قائد حزب اختلاف: دیکھو ایسا نہیں ہے۔ میڈم! آپ نے یہ جوبات کی کبھی کبھی ہو جاتا ہے۔ کام ہو جاتا ہے۔ منظر نہیں ہے فلاں ہے، فلاں ہے۔ لیکن پشتو نخواں ملی عوامی پارٹی اور نیشنل پارٹی ہمیشہ سے یہ کورم کو بھی پورا کرتی تھی اور یہاں موجود بھی ہوتی تھی۔ جب وہاں تھے بھی۔ اب جس دن سے سیشن شروع ہوا ہے۔ اگر اپوزیشن پورا نہ کرے تو کبھی کبھی کورم پورا نہیں ہو گا۔

میڈم اسپیکر: نہیں ہو گا یہ تھے ہے۔

قائد حزب اختلاف: تو یہ کیسے ہو سکتا ہے میڈم! میں تو صرف ان چیزوں کی نشاندہی کرواتا ہوں کہ انکی ذمہ داری ہے کورم پورا کرنا۔ آپ نے اسکو یوں لیا کہ پہلے بھی ایسے ہو اکرتا تھا۔

میڈم اسپیکر: میں نے کہا، بعض دفعہ ایسی بھی situation آئی ہے۔

قائد حزب اختلاف: نہیں میڈم! پہلے ایسا نہیں تھا۔

میڈم اسپیکر: ایسی situation تھی۔

قائد حزب اختلاف: میڈم! کبھی کبھار ہو جاتا ہے۔ مجھے ت vad ہے تین، چار مرتبہ۔ جب بھی میں یہاں ہوا ہوں۔ لیکن کورم پورا نہیں ہوا ہے اور ہم چلے گئے۔

میڈم اسپیکر: تو میں نے بھی یہی کہا ہے کہ بعض دفعہ۔

قائد حزب اختلاف: لیکن بات یہ ہے کہ یہاں تو جس دن سے یہ سیشن شروع ہوا ہے۔ گورنمنٹ بنی ہے کورم پوری نہیں ہوتا ہے۔

میڈم اسپیکر: ہاں یہ بات صحیح ہے۔ اور ہم انہیں request کر رہے ہیں بار بار۔ جی ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف: کہ اسکو میں اس طریقے سے اسکو درست کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کبھی جو یہ گورنمنٹ بنی ہے۔ انہوں نے کورم پورا نہیں کیا ہے، گورنمنٹ کے طور پر۔ باقی ہم قانون پاس کرنے کیلئے اس لیے بیٹھے ہیں کہ قوانین

ہیں اور قوانین کو پھر کون پاس کرے گے؟ ورنہ آج بھی ہم چلے جاتے۔ ہمارا کوئی زور نہیں تھا۔ لیکن قوانین ایسے ہیں کہ صوبے کیلئے لوگ اور عوام کیلئے ہیں۔ ریلیف کیلئے بنائیں گے۔ ترمیم بھی اُس میں کریں گے۔

میڈم اسپیکر: اسی لیے کہہ رہی ہوں کہ تمام نمبرز کی ذمہ داری ہے۔

قائد حزب اختلاف: تو اس لیے ہم بیٹھے ہیں۔ اور اسکو وہ کر رہے ہیں۔ وہ کورم پورا ہے یا نہیں ہے۔ ہم بیٹھے ہیں اسکو چلا رہے ہیں۔ لیکن اُسکی اصلاح، درستگی کے حوالے سے یہ ہے۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے جی اس کیلئے شکریہ آپکا۔ آپ کا پوائنٹ آگیا۔ جی ڈاکٹر حامد اچکزئی صاحب۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: ہم پشتونخوا ملی عوامی پارٹی بہر حال جمہوریت کا پیمانہ کبھی بھی ہم violate کریں گے۔ ہم نے اس ہاؤس کو چلانا ہے۔ اور اسی لیے آئے ہیں۔ لیکن ہاؤس کو چلانے کیلئے کچھ تقاضے ہیں جس بے بسی کا اظہار آپ نے کیا تھا کی قسم میں نے کبھی نہیں سنایا۔ یہ ہماری گورنمنٹ کی ہماری اسembly کی جگہ ہنسائی ہو رہی ہے پر میں والے موجود ہیں کہ کہہ رہی ہے ”کہ میں بے بس ہوں“،

میڈم اسپیکر: نہیں، میں نے بے بس word نہیں کہا۔ میں نے کہا کہ میں نے اپنے قواعد کے مطابق تمام طریقہ کار کر لیا ہے۔ آپ اسکو دوسرا رخ نہ دیں تو بہتر ہے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: نہیں نہیں یہ آپ نے کہی ہے۔ دوسری بات یہ ہے۔

میڈم اسپیکر: میں نے تمام قواعد کے مطابق، قواعد سے ہٹ کر کوئی کام نہیں کروں گی نہ میں کسی کے کہنے پر کروں گی۔ قواعد according to have done all this۔ ا۔ ج۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: Fine۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ minority government ہے۔ minority government خود بھی کورم پورا نہیں کر سکتی ہے۔ اور سیکرٹریز، یوروکریسی انگی بات نہیں سن رہی ہے۔ حکومت یوروکریسی کی ہے۔ صوبے کو یوروکریسی چلا رہی ہے۔ آپ کا چیف سیکرٹری کبھی بھی اس اسembly میں نہیں آیا ہے۔ Excuse me۔---(مدخلت۔ شور)

میڈم اسپیکر: گیلو صاحب! وہ complete کر لیں پھر آپ موقع دیتی ہوں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: گیلو صاحب! ہم یہ کر سکتے ہیں۔ پچھلے اجلاس میں مختصر گیلو صاحب اکیلے بیٹھے تھے۔ ہم نے اسکو داد دی کہ ہم آپکی خاطر اس اسembly کو چلا نہیں گے۔ آج بھی انکو assurance دی ہے۔ یہ لوگ بھی کچھ تو ہلیں۔ حضرت لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہم حزب اختلاف میں ہیں۔ لیکن حزب اقتدار میں بھی ہیں۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آگیا۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: تو یہ اسکا کوئی مدواہونا چاہیے۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے۔ اس پر ہم سارے بات کر چکے ہیں۔ (مداخلت۔شور)

مفتی گلاب خان کا کڑ: یہ ہم پر غلط الزام ہے کہ ہم گورنمنٹ میں بھی ہیں اور اقتدار میں بھی ہیں صرف فرق اتنا ہے کہ یہ ہمارے ساتھ اتنا ناروا اور ناجائز روایہ رکھتے تھے۔ اب جب ہمارے ساتھ کچھ نرمی ہوئی تو اس سے اس پر انکوافسوں ہے کہ یہ نرمی کیوں ہو رہی ہے؟ اس نرمی کو یوں محسوس کر رہے ہیں ”کہ انکے پاس وزارتیں ہیں“، کوئی وزارت نہیں ہے۔ وزارت تو دوزیر اعلیٰ کے پاس ہے۔ آپ اپنا جو ناروا روایہ ہے وہ ابھی بھی آپ رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن آپ کو یہ موقع نہیں ملے گا۔

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے جی اسپوژمی اچکزئی صاحب۔ (مداخلت۔شور) نصر اللہ زیرے صاحب please تشریف رکھیں۔ پلیز آپ لوگ اپنی نشتوں پر بیٹھیں۔ مفتی گلاب صاحب! آپ بغیر اجازت نہ بولیں۔ Floor is with you, I did not give the Floor any one. پلیز۔۔۔ (مداخلت) جی! آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔ نہیں پلیز ایک منٹ۔ آپ بیٹھ گئے تھے انشت پر۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: میں نے قطعاً نہیں کہا کہ وزارتیں انکے پاس ہیں۔ یہ لوگ اپوزیشن میں بھی ہیں اور ادھر بھی ہیں۔ میں نے یہ لفظ کہا تھا۔

میڈم اسپیکر: آپ پہلے کہہ چکے ہیں۔ شاید انہوں نے نہیں سناء، انکی یادداشت میں یہی ہو گا۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: ہاں وہ تو میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ وہ میں نے پہلے کہا تھا۔ وہ انہوں نے بھی کیا۔

میڈم اسپیکر: جی ہاں۔ ٹھیک ہے آپ نے پچھلے سیشن میں یہ بات کہی ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: لیکن یہ بیورو کریسی کو یہ میں پھر ریکویٹ کروں گا۔ اور Hourmble

آپ کی ذمہ داری بنتی ہے۔ آپ اتنے بے بس نہیں

ہیں آپ کے پاس بڑے سارے لوگ ہیں۔ آپ انکی حاضری بھی لگاسکتے ہیں۔ بھائی! جس کے سوالات ہیں۔ جس

کو ہونا چاہیے۔ جسکی قانون سازی ہے۔ وہ نہیں آتے ہیں۔ That means they are the Rulers.

They are not answerable to anybody. یہ بات ہم عرض کر رہے ہیں۔ یہ انکو تسلی ہے۔

میڈم اسپیکر: اس پر ڈاکٹر صاحب! بات ہو چکی ہے۔ میں اپنی رو لنگ بھی دے چکی ہوں۔ اسپوژمی

اچکرئی صاحب! you The floor is with you جی۔۔۔ (مداخلت۔)۔ مولانا صاحب! صرف انکو موقع دوں۔ پھر آپ کو موقع دیتی ہوں۔ یہ اسپوژمنی صاحب! اپنی بات کر لیں۔ اسپوژمنی صاحب بات کر رہی ہیں۔ زیارت وال صاحب اور مولانا صاحب تشریف رکھیں۔ فلو صرف اُنکے پاس ہے۔ پھر میں آپ کو موقع دیتی ہوں۔ مولانا صاحب! آپ کو موقع دیتی ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اسپوژمنی صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہ رہی ہیں؟ کافی دیر سے وہ بات کرنا چاہ رہی ہیں۔ مولانا صاحب! میں آپ کو موقع دیتی ہوں۔ اسپوژمنی صاحب بات کر رہی ہیں۔ جی۔

محترمہ اسپوژمنی اچکرئی: اسپیکر صاحب! میں ذرا اس موضوع سے ہٹ کر بات کروں گی، اسمبلی کی premises کے حوالے سے یہاں جب ہم آتے ہیں، اس میں اس اپیکر کے حوالے سے جو بھی بات ہے۔

میڈم اسپیکر: اسمبلی کے حوالے سے جو بھی بات ہے۔ You can talk in the Chamber۔ جی! کیونکہ وہ آپ اس پر پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں لاسکتے ہیں۔

محترمہ اسپوژمنی اچکرئی: صرف میں ایک آپ تک بات پہنچانا چاہ رہی ہوں۔ کیونکہ سینٹ کے جب Elections ہو رہے تھے۔ تب بھی انہوں نے کہا تھا۔ ایک ایریا انہوں نے رکھا ہوا تھا کہ یہاں پتہ نہیں کس کے آرڈر ہیں ”کہ ہم آپ کو آگئے نہیں لے جانے دیں گے۔“

میڈم اسپیکر: آپ گاڑی کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ اسپوژمنی اچکرئی: جی جی۔ آج پھر وہی ہوا۔ میڈم اسپیکر! یہاں تو آپ نے وہ capture کر لیا ہے۔ یہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہ رہی ہوں۔ شکریہ۔

میڈم اسپیکر: جی۔ اس پر ہم بات کر لینگے۔ ٹھیک ہے۔

وہ سیکورٹی ہے reasons۔ پھر میں آپ سے اس پر بات کروں گی۔ جی مولانا عبدالواسع صاحب۔

مولانا عبدالواسع: میڈم اسپیکر صاحب! ایک تو میرا آپ سے بھی گلہ ہے کیونکہ آپ بھی میرا خیال ہے ہاؤس کو اس طرح چلا رہی ہیں کہ جب ہمارے کچھ دوست تین، چار مرتبہ جب خوانخواہ بولتے ہیں، تو آپ انکو بھی نہیں بھاتتے ہیں۔

میڈم اسپیکر: اب میں اٹھ کر ممبر کو تو نہیں بھاگتی۔ ریکویٹ ہی کر سکتی ہوں۔

مولانا عبدالواسع: ہم اٹھتے ہیں۔ پھر آپ ہمیں بھاد رہتی ہیں۔ میرے خیال میں شرافت تو دنیا میں کسی بھی شعبے میں نہیں چلتی ہے۔ آپ سے ہم یہ موقع رکھتے تھے، وہ بھی ختم ہو گئی وہ موقع۔ میڈم اسپیکر صاحب! ہمارے کچھ دوست، کافی عرصے سے تکلیف میں ہیں اور مرد ہے انکو۔ اور جمعیت پر ایزامات لگانے کے تابروڑ کوشش کر رہے ہیں۔

ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوریت ہے۔ جمہوریت میں، جمہور کی رائے کا احترام کرنا چاہیے۔ ان دوستوں کی حکومت تھی۔ اور وہ حکومت جو چلا رہا تھا۔ بلوچستان کو بھی تباہی کے دہانے پر پہنچادیا اور بدعویٰ اور کرپشون وہ اتنے عروج پر پہنچ گیا کہ میڈم اسپیکر! آپ نے خود دیکھ لیا اُس حکومت کے حالات اور آپ نے خود دیکھ لیا کسی بھی بلوچستان کی تاریخ میں کوئی حاضر منظر، کوئی حاضر آفسر، اُس حکومت کے دوران کوئی کیس، کوئی جیل، کوئی فلاں نہیں ہوا ہے۔ لیکن اُس حکومت کے اندر وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ اور اسکے بعد میڈم اسپیکر صاحبہ! ہم اپوزیشن میں تھے۔ اور ہم نے اتنی رواداری اُنکے ساتھ کر رہے تھے۔ آپ کو یاد ہے میڈم اسپیکر صاحبہ! کہ اس حکومت، جو دوست ہمارے حکومت میں تھے۔ ہم نے کبھی بھی، اگر مزاقاً گپ شپ کے حوالے سے ایک دن ہم نے کورم کی نشاندہی کی۔ لیکن پورے پانچ سال انہوں نے کورم پورا، اکثریتی وقت اس طرح تھے۔ کیونکہ کورم پورا نہیں ہو رہا تھا۔ لیکن ہم تعاون کرتے تھے۔ اور ہم اس اسمبلی کو اور اس جمہوریت کو آگے بڑھانے کیلئے اور اسکی قد کو آگے بڑھانے کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن اس تمام کے باوجود ہمارے تعاون اور اپوزیشن کے تعاون کے باوجود وہ حکومت ناکام ہو گیا۔ تمام پاکستان کے اندرنا کام حکومت سمجھا جا رہا تھا۔ تو میڈم اسپیکر صاحبہ! وہاں سے اُنکے اندر سے بغایتیں اٹھنا شروع ہو گئیں۔ وہاں اُنکے اندر احتجاجیں اٹھنا شروع ہو گئیں۔ اور وہ جو جس چیز پر تھے کہ شاید اُنکا اپنے اندر ورنی معاملات تھے کہ بغافت، شاید وہاں سے بغافت بھی بلوچستان کے عوام کیلئے نہیں تھی۔ لیکن وہاں اُنکی بڑائیاں شروع ہو گئیں۔ ان تمام جس کو ہم آفر کرتے ہیں لیکن میڈم اسپیکر صاحبہ! ہم نے روزاول سے یہ بلوچستان کے عوام کے ساتھ یہ وعدہ کیا ہوا تھا کہ اگر ہم حکومت میں ہوں تو ہم عوام کی خدمت جاری رکھیں گے۔ جیسے کہ ہمارا ریکارڈ آپکے سامنے ہے۔ اور ہم نے اپنے ڈوڑھکومت میں ایک تاریخی ڈوپیمنٹ متعارف کرایا۔ پورے بلوچستان کے اندر ہم نے روڑوں کا جال بچھادیا پورے بلوچستان کے اندر ہم نے کالجڑ کے جال بچھادیئے۔ پورے بلوچستان کے اندر ہم نے یونیورسٹیوں کا جال بچھادیا۔ اور پورے بلوچستان کے اندر ہم نے لوگوں کو پینے کا پانی فراہم کر دیا۔ لیکن انہوں نے ٹینکیاں پیسوں سے بھر کر یہاں لائے۔ اور ہم نے لوگوں کیلئے ٹینکیاں پانی سے بھر رہے تھے۔ انکو پینے کا پانی دلار ہے تھے۔

(مداخلت۔۔۔شور)

میڈم اسپیکر: already وہ بات کر رہے ہیں۔ پلیز آپ بیٹھ جائیں۔ آپ درمیان میں بات نہیں کر سکتے۔۔۔ (مداخلت۔۔۔شور) پلیز آپکے پاس فلور نہیں ہے۔ پلیز لاگو صاحب کاماینک بند کر دیں لاگو صاحب کاماینک بند کر دیں لاگو صاحب کاماینک بند کر دیں۔ (شور۔۔۔) پلیز لاگو صاحب! The Floor is not with you! ان کاماینک بند کر دیں لاگو صاحب کاماینک بند کر دیں۔ (شور۔۔۔)

لوگ اس طرح کا attitude نہیں کریں۔ مفتی گلاب صاحب! --- (مدخلت۔شور) آپ پلیز دونوں تشریف رکھیں۔ آپ بغیر اجازت کے بول رہے ہیں۔ جی پلیز مولانا صاحب! آپ پاؤئٹ آف آرڈر پر تقریر نہیں کر سکتے۔
مولانا عبدالواسع: میں کیا تقریر کروں گا۔ میں یہی تقریر کروں گا۔ اور کیا تقریر کروں گا؟
میڈم اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 30 مارچ 2018ء بوقت شام چار بجے تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 06:15 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

